عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

زروجواہر سے بہتر خزانہ

جلد:۳۶ | ۱۸تا۲۴رجب۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶تا۲۲اپریل ۲۰۱۷ء | شمارہ:۱۵

ناموسِ رسالت

غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کی جرأت کو سلام

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Email: editorkn@yahoo.com

قرآن کریم اور کتب احادیث کی نشر واشاعت

س:...... کیا قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی کتب شائع کر کے تاجرانہ بنیادوں پر دکانوں تک پہنچانا اور ان سے مالی منفعت حاصل کرنا جائز ہے؟ اس لئے کہ قرآن پاک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث عام مسلمانوں تک پہنچانا تو ثواب کا کام ہے اور ہر مسلمان کو اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لینا چاہئے مگر تاجر حضرات ان کتابوں سے نفع حاصل کرنے کے لئے انہیں فروخت کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟ امجد رحیم، لاہور

ج:...... قرآن کریم کے نسخے اور احادیث مبارکہ کی کتب کی نشر و اشاعت، تاجرانہ بنیادوں پر ان کی خرید وفروخت کرنا اور ان سے مالی منفعت حاصل کرنا نہ صرف جائز بلکہ باعث ثواب بھی ہے۔ ان سے حاصل ہونے والے نفع میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

سونے چاندی ودیگر دھاتوں کے زیورات کا استعمال

س:...... خواتین سونے چاندی کے علاوہ کسی دوسری دھات کے بنے ہوئے زیورات پہن سکتی ہیں؟ اور انگوٹھی کے بارے میں کیا حکم ہے کیا وہ بھی سونے چاندی کے علاوہ کسی دوسری دھات کی بنی ہوئی استعمال کرسکتی ہیں؟ اور کیا ایسی انگوٹھی پہن کر نماز وغیرہ ہوجاتی ہے؟

ج:...... خواتین کے لئے سونے چاندی اور دیگر دھاتوں کے بنے ہوئے زیورات استعمال کرنا درست ہے۔ انگوٹھی صرف سونے یا چاندی کی استعمال کرسکتی ہیں، کسی اور دھات کی مثلاً: لوہا، پیتل، تانبا اور جست وغیرہ پہننا مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی حدیث میں ممانعت کی بنا پر مکروہ ہے، جبکہ مردوں کے لئے صرف چاندی کی انگوٹھی جس کا وزن ایک مثقال سے کم ہو جائز ہے۔ نماز بہرحال ادا ہوجائے گی۔

گم شدہ چیز کا حکم

س:...... اگر کسی کو زمین پر گری پڑی کوئی قیمتی چیز ملے تو وہ اس کا کیا کرے؟ کیا اس کو خود اپنے استعمال میں لاسکتا ہے؟

ج:...... پہلے تو اس چیز کے مالک کو تلاش کرے، اگر اس کے ملنے کی کوئی توقع نہ ہو تو پھر یہ چیز اس کی طرف سے صدقہ کردے اور نیت یہ رکھے کہ اگر مالک آگیا اور اس نے چیز کی واپسی کا مطالبہ کیا تو اس کی رقم میں اپنے پاس سے ادا کروں گا، اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں، ہاں اگر خود محتاج وضرورت مند ہو تو اپنے استعمال میں بھی لاسکتا ہے۔

قضا نمازیں

س:...... قضا نمازیں پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ اگر کسی کو یاد نہ ہوں کہ کتنی نمازیں چھوٹ گئی ہیں تو وہ کیا کرے، کس طرح حساب لگائے؟

ج:...... سب سے پہلے تو آپ حساب لگالیں کہ میری اتنی نمازیں چھوٹ گئی ہیں اور احتیاطاً زیادہ حساب لگالیا جائے، کیونکہ زیادہ پڑھی گئی نوافل میں شمار ہوجائیں گی، پھران نمازوں کو قضا کرنا شروع کردیں اور ہر قضا نماز کو پڑھتے وقت یہ نیت کریں کہ یہ میری پہلی نماز ہے، جو میرے ذمہ باقی ہے، اس طرح کرکے تمام نمازیں پوری کرلیں اور سوائے سورج طلوع وغروب اور زوال کے وقت کے کسی بھی وقت یہ نماز قضا پڑھنا درست ہے۔ باقی آج کل جو مشہور کیا جاتا ہے کہ اتنے نوافل پڑھ لیں ان کے پڑھنے سے ساری قضا نمازیں معاف ہوجائیں گی، یہ بات شرعاً ثابت نہیں ہے، اس طرح نوافل پڑھنے سے قضا نمازیں معاف نہیں ہوں گی بلکہ تمام قضا شدہ نمازوں کو ایک ایک کرکے ادا کرنا ضروری ہے اور قضا صرف فرضوں کی اور وتر نماز کی واجب ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوّت

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۶ — ۱۸تا۲۴ر رجب المرجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۶تا۲۲ر اپریل ۲۰۱۷ء — شمارہ:۱۵

اس شمارے میں!

غلامانِ مصطفیٰ کی جرأت کو سلام	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
زروجواہر سے بہتر خزانہ	۹	حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
گستاخانہ مواد اور دینی و مذہبی قیادت	۱۳	رپورٹ: خالد محمود
گستاخانہ مواد اور مسلم سفرا	۱۵	پروفیسر عبدالواحد سجاد
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی و دعوتی اسفار	۱۷	ادارہ
انسداد سود قومی کنونشن	۲۱	مولانا زاہد الراشدی
تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لکی مروت	۲۲	مولانا محمد ابراہیم ادہمی
ناموس رسالت	۲۴	مشتاق احمد قریشی
مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۳۰)	۲۶	حافظ عبیداللہ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیثِ قدسیہ

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت

حدیث قدسی ۱۹: حضرت شداد بن عوسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اپنے بندے پر دو اطمینان اور دو خوف جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوگیا تو میں اس دن اس کو خوف زدہ کروں گا جس دن اپنے تمام بندوں کو جمع کرنے والا ہوں اور اگر دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو اس دن اس کو امن دوں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ (ابونعیم) مطلب یہ ہے کہ جو یہاں ڈرتا ہے وہ قیامت میں مطمئن اور بے خوف ہوگا اور یہاں نڈر ہوگیا وہ قیامت میں خوف زدہ ہوگا۔

حدیث قدسی ۲۰: حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں بہت بخشنے والا ہوں اور بہت بڑا معاف کرنے والا ہوں یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایک مسلمان بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کروں اور پردہ پوشی کے بعد میں ہی اس کو رسوا کروں، میں اپنے بندے کے جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتا رہے گناہ بخشتا رہتا ہوں۔ (حکیم، عقلی)

حدیث قدسی ۲۱: حضرت جندبؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی امتوں میں سے ایک شخص نے کسی شخص کے متعلق یہ حکم لگایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشے گا، خدا تعالیٰ نے زمانے کے نبی پر وحی بھیجی کہ جو بات اس شخص نے کہی ہے وہ بڑے گناہ کی بات ہے، اس کو چاہئے کہ از سرِ نو عمل کرے۔ (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ کسی پر دوزخ کا حکم لگا دینا اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو پابند کرنا بہت بڑا گناہ ہے، از سرِ نو عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نیکیاں اس جرم میں برباد ہوگئی ہیں، اس لئے اس کو چاہئے کہ از سرِ نو نیک اعمال شروع کرے۔

حدیث قدسی ۲۲: حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں زمین والوں پر ان کے گناہوں کے باعث بعض دفعہ عذاب نازل کرنے کا قصد کرتا ہوں لیکن جو لوگ میرے گھروں کو آباد رکھتے ہیں اور پچھلی رات کو استغفار کیا کرتے ہیں ان کو دیکھ کر عذاب کا ارادہ ترک کردیتا ہوں اور عذاب کو زمین والوں سے لوٹا دیتا ہوں۔ (بیہقی) مطلب یہ ہے کہ مستحق عذاب سے محض نیک بندوں کی وجہ سے عذاب واپس کرلیتا ہوں، گھروں کو آباد کرنے والے وہ لوگ ہیں جو مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں پچھلی رات کا استغفار یعنی صبح صادق سے تھوڑی دیر پیشتر استغفار کرنا اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا نیک بندوں کی علامت ہے۔

اذان

س:... کیا اذان کے بعد کسی دعا کے مانگنے کی ترغیب شریعت نے بتلائی ہے اور اس کے الفاظ کیا ہیں؟

ج:... جی ہاں! اذان کے بعد موذن سمیت ہر اذان سننے والے کو شریعت نے اپنے متعین کردہ الفاظ کے ساتھ دعا پڑھنے کی تعلیم دی ہے جو کہ فرض و واجب بھی نہیں ہے۔ اذان کے بعد اس دعا کا پڑھنے والا پہلے درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے: "اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ ات محمد ن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمود ن الذی وعدتہ انک لا تخلف المیعاد۔" (فتاویٰ شامی، ج:۱، ص:۳۹۸)

ترجمہ: "اے اللہ! اس کامل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود سے سرفراز فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔" (مسائل بہشتی زیور، ج:۱، ص:۱۲۹)

س:... کیا پنج وقتہ فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز کے اعلان کے لئے شریعت نے اذان کا حکم دیا ہے؟

ج:... نہیں! اذان صرف روزانہ کی پانچ نمازوں کے اوقات کے اعلان کے لئے ہی جاری کی گئی ہے۔ لہٰذا دونوں عیدوں کی نمازوں، نماز جنازہ، بارش کے لئے پڑھی جانے والی نماز، چاند اور سورج کے گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نمازوں کے لئے شریعت نے اذان دینے کا حکم نہیں دیا ہے، البتہ اسلام کے ابتدائی دور میں پنج وقتہ نمازوں کی اذان کے علاوہ تہجد کے وقت بھی اذان دینے کا معمول رہا ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ احادیث کے ذخیرے میں یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ اس اذان کا مقصد نماز کے لئے متوجہ کرنا نہیں ہوتا تھا بلکہ اس لئے ہوا کرتا تھا کہ آرام کرنے والے اٹھ کر صبح سے قبل کچھ عبادت کرلیں اور رات کو عبادت کرنے والے فجر کا وقت ہونے سے پہلے کچھ آرام کرلیں اور روزہ رکھنے والے سحری کھالیں، یہی وجہ ہے کہ فجر کا وقت ہونے پر فجر کی اذان بھی دی جاتی تھی چونکہ صحیح حدیثوں میں اس پہلی اذان کے دیئے جانے کا ذکر ہے اس لئے امام ابوحنیفہؒ کے علاوہ دیگر ائمہ نے اس اذان کو معمول بناتے ہوئے جاری رکھنے کا مسلک اپنایا ہے، لیکن صحابہ کرامؓ نے اس معمول کو چھوڑ دیا تھا اسی بات کو ترجیح دیتے ہوئے امام ابوحنیفہؒ نے بھی اس اذان کو چھوڑ دینے کا مسلک اپنایا ہے۔ (جاری ہے)

نماز

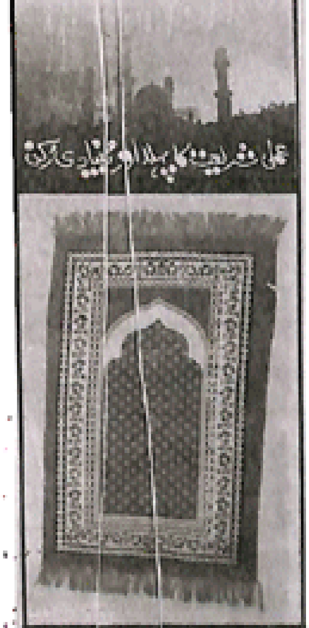

حضرت مولانا
مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

غلامانِ مصطفیٰ کی جرأت کو سلام

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

آج اسلامی ممالک اور خصوصاً ہمارے ملک پاکستان میں مادیت کی حرص وہوس کے بیمار اور پجاری، دھن، دولت، عزت وشہرت اور مغربی آقاؤں کی آشیرباد حاصل کرنے کے لیے موم بتی مافیا اور نام نہاد سول سوسائٹی، بھینسے، مینڈھے، کتے، سؤر جیسے حیوان جبلت اور درندہ صفت لوگ اسلامی تہذیب، اسلامی اقدار، اسلامی شعائرحتی کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات، آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی توہین کی جسارت، انٹرنیٹ، الیکٹرونک میڈیا اور سوشل میڈیا پر کھلے عام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

’’گربہ کشتن روز اول‘‘ کے مصداق اگر اول روز سے ان کا ناطقہ بند کردیا جاتا تو آج یہ نوبت نہ آتی کہ ہماری عدالتوں میں بیٹھے جج‘ ہمارے وزیراعظم اور ہمارے وزیرداخلہ صاحبانِ عزیمت جیسے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو اُمڈتے ہوئے نظر آتے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو کی وزارتِ عظمٰی کے دور میں دو موذی عیسائیوں نے آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں ناروا جسارت کی، ان پر مقدمہ بنا، عدالت سے سزا ہوئی، لیکن ہماری اشرافیہ اور مقتدر قوتوں نے مل کر راتوں رات خصوصی طیارے پر سوار کراکر بیرونِ ملک ان کے آقاؤں اور سرپرستوں کے پاس انہیں روانہ کردیا۔ اس سے گستاخان کو شہ ملی۔ پھر کیا تھا کہ آئے مہینے ملک کے کسی نہ کسی کونے سے تواتر سے ایسی خبریں آنے لگیں کہ فلاں جگہ فلاں بدبخت گستاخ نے قرآن کریم، حضور ﷺ یا ازواج مطہراتؓ کی گستاخی کی جسارت کی ہے۔ قادیانی بھی ان حالات میں پیچھے نہیں رہے، انہوں نے بھی ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی جگہوں پر فرقہ واریت پر مشتمل پمفلٹ پھیلانے، مسالک کو آپس میں لڑانے اور پس پردہ رہ کر عیسائی، مسلم تنازع اور فساد برپا کرائے۔ بدفطرت اور بدمذہب مردوں کے ساتھ ساتھ بدبخت اور بدقسمت عورتوں کو بھی جرأت ہونے لگی۔ ملعونہ آسیہ نے اسی لیے ازواج مطہراتؓ پر زبان درازی کی۔ جس نے علاقہ پنچائیت سے لے کر اعلیٰ عدالتوں تک اقرار جرم کیا۔ اقرار جرم کے باوجود اس کو بچانے کے لیے اشرافیہ اور وقت کا گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے پاکستان کے آئین میں تحفظِ ناموسِ رسالت پر مشتمل قانون کو کالا قانون کہا۔ جس کو گورنمنٹ کے ادارے کے ایک فرد ممتاز قادری نے گولیوں سے بھون ڈالا۔ اسی پاداش میں ممتاز قادری کو تختۂ دار پر چڑھادیا گیا۔ وہ تو شہادت کے مرتبہ پر فائز کردیئے گئے۔ لیکن ملعونہ آسیہ کو ابھی تک تختۂ دار پر نہیں لٹکایا گیا۔ اس سے کیا سمجھا جائے کہ حکمران اپنی مسلم عوام کے خیرخواہ ہیں یا مغربی آقاؤں کے طرف دار؟ اسی لیے سابق چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ میاں اللہ نواز نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ: ’’ہمارا عدالتی نظام روحِ محمد سے عاری اور ہمارے قوانین انگریز کی غلامی کے نظام پر مبنی ہیں۔‘‘ (روزنامہ امت، کراچی، ۱۱ر مارچ ۲۰۱۷ء)

اگست ۲۰۱۲ء میں اس وقت کے وزیراعظم راجہ پرویز اشرف کی حکومت نے پالیسی ہدایت نامہ جاری کیا کہ: پاکستان میں انٹرنیٹ سے توہین آمیز اور فحش مواد بلاک کیا جائے اور کہا گیا کہ ملک میں انٹرنیٹ پر کھلے عام توہین آمیز اور فحش مواد کی موجودگی اسلام کی بنیادی تعلیمات، قراردادِ مقاصد اور آئین کے آرٹیکل ۱۹ اور ۳۱ کی خلاف ورزی ہے۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر توہین آمیز اور فحش مواد کی موجودگی کی بنا پر اعلیٰ عدالتوں میں کئی درخواستیں بھی دائر کی گئیں۔ اور اب پاکستان کی قومی اسمبلی سے سائبر کرائم کی روک تھام کے لیے بل منظور ہوچکا ہے، جس کے مطابق پی ٹی اے (پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی) اسلامی اقدار، قومی تشخص، ملکی سیکورٹی اور دفاع کے

خلاف مواد بند کرنے کی پابند ہوگی اور اس کے تحت تین ماہ سے ۱۴سال تک قید اور پچاس ہزار روپے سے لے کر پانچ کروڑ روپے تک جرمانے کی سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔

لیکن اس کے باوجود معتبر ذرائع کے مطابق ''بھینسا'' اور ''آ نٹی'' نامی پیجز ۲۰۱۴ء سے چل رہے تھے اور اس کی شکایت بھی ایک قومی ادارے نے کی تھی، لیکن اسے اس وقت بند نہ کیا گیا اور نہ ہی کوئی کھوج لگانے کی کوشش کی گئی کہ اس کے پس پردہ کون لوگ ہیں جو ہمارے ملک میں اس گھناؤنے اور مذموم فعل کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ اس کے برعکس وزیراعظم میاں نواز شریف صاحب اور چیف جسٹس صاحب کی جعلی تصویر پوسٹ کرنے والے کا علم صرف چار دن میں لگا لیا گیا۔ آخر کیا کہا جائے کہ ہمارے ادارے جان بوجھ کر ایسے مجرمین کو بچا رہے تھے یا وہ ان کے آقاؤں کے خوف سے ان پر ہاتھ نہیں ڈال رہے تھے؟

اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے جناب سلمان شاہد ایڈووکیٹ کو کہ جن کی جانب سے سپریم کورٹ کے سینئر وکیل جناب طارق اسد ایڈووکیٹ نے ۲۷ فروری ۲۰۱۷ء کو گستاخانہ پیجز بلاک کرانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کے لیے درخواست دی تھی اور ان پیجز کا کچھ غلیظ مواد بھی پیش کیا تھا۔ معزز عدالت کے جج، محترم جناب جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب نے اسی دن ان پیجز کو بلاک کرنے، ان کی مستقل بندش اور اس کے ذمہ داران کے خلاف متعلقہ اداروں کو کارروائی کا حکم دیا۔ اس کیس کی سماعت کے وقت جناب جسٹس صاحب نے جو دلآ ویز اور ایمان سے لبریز ریمارکس دیے، وہ ہماری اسلامی اور عدالتی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں، جناب جسٹس صاحب نے فرمایا:

''جس دن سے یہ پٹیشن میرے سامنے آئی ہے، خدا کی قسم! نہیں سویا۔ کوئی میرے نبی ﷺ کی نعوذ باللہ! توہین کرے تو میں اُسے کیسے برداشت کرلوں؟ آئین وقانون پر عملدرآمد نہ کرکے ہم خود ممتاز قادری کو جنم دیتے ہیں۔ ایف آئی اے والو! پی ٹی اے والو! وزارت آئی ٹی والو! وزارت داخلہ والو! فوج والو! بتاؤ! آقا ﷺ سے کس طرح شفاعت مانگو گے؟ اتنی گستاخی کے بعد ہم ابھی تک زندہ کیوں ہیں؟ یہ ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے۔ اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں: اگر اپنے آقا ﷺ، ازواج مطہراتؓ، اصحاب رسولؓ، اور قرآن کریم کی عزت وحرمت کے تحفظ کے لیے مجھے اپنے عہدے کی بھی قربانی دینا پڑی تو دے دوں گا، مگر اس کیس کو منطقی انجام تک پہنچاؤں گا۔ اس کیس کا مدعی کوئی ایک شخص نہیں، پورا پاکستان اس کیس کا مدعی ہے۔ اگر آقا ﷺ کی عزت وناموس کے تحفظ کے لیے سوشل میڈیا بھی بند کرنا پڑا تو اللہ کی قسم! حکم جاری کردوں گا۔ ویلنٹائن ڈے منانے والوں کو آقا ﷺ کی یہ گستاخی کیوں نظر نہیں آ رہی؟ گستاخ رسول مباح الدم ہے۔ جب کوئی گستاخ مارا جائے تو پھر کچھ لوگ موم بتیاں لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم خود قوم کو لاقانونیت کی طرف آنے کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر یہ مواد عوام تک چلا گیا تو وہ حشر کریں گے کہ جس کا ہم تصور نہیں کر سکتے۔ اگر پی ٹی اے سوشل میڈیا میں گستاخانہ مواد کو روک نہیں سکتا تو پی ٹی اے کو ہی ختم کر دیا جائے۔ یہ عدالت سوشل میڈیا میں کائنات کی مقدس ترین شخصیات کی گستاخی کے خلاف آپریشن رد الشیطان شروع کر رہی ہے، جنہوں نے گستاخی کی اور جو لوگ اس کا تماشا دیکھتے رہے، ان سب کے خلاف کارروائی ہوگی۔ جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے درخواست گزار سلمان شاہد ایڈووکیٹ کے وکیل طارق اسد ایڈووکیٹ کو مخاطب کرتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ: ''طارق اسد صاحب! میں آپ کے توسط سے علماء سے اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے اپنے مسلکی اور فروعی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر آقا ﷺ کی عزت وحرمت کے تحفظ کے لیے متحد ہو جائیں۔ یہ مسئلہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناموس کی حفاظت سے زیادہ دین کی اور کوئی خدمت نہیں ہو سکتی۔'' (روزنامہ اسلام کراچی، بروز ہفتہ ۱۱ مارچ ۲۰۱۷ء)

جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے ریمارکس دیتے ہوئے مزید کہا کہ: ''میڈیا میں کچھ دانشور چاہتے ہیں کہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ان کی مرضی پوچھی جائے، انہیں اس پر بھی اعتراض ہے کہ فیصلہ لکھواتے ہوئے جج صاحب کے آنسو کیوں نکلتے ہیں؟ یہ مسئلہ صرف میرا نہیں ہے، پوری امت کا ہے، امتی اپنے لیے آقا ﷺ کا غلام ہونے سے زیادہ کوئی لفظ استعمال نہیں کرتا، کچھ لوگ اس معاملے کو مختلف زاویے سے دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ رب العالمین ایسے لوگوں کو ہدایت دے۔ خبر بیچنے کے لیے حضور ﷺ کی ناموس بیچنے کی اجازت کسی صورت نہیں دی جائے گی۔ میڈیا کے تمام لوگ ہمارے لیے قابل احترام ہیں، وہ سب پڑھے لکھے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ کچھ ہوش میں ہوتے ہیں اور کچھ ہوش میں نہیں ہوتے۔ لوگوں کو اس بات پر کنفیوژ کیا جا رہا ہے کہ آزادی اظہار رائے کی بنیاد پر

سب کچھ کیا جاسکتا ہے۔ وفاقی وزارتِ اطلاعات سے گزارش ہے کہ پرنٹ و الیکٹرونک میڈیا میں بتایا جائے کہ آرٹیکل ۱۹ کیا ہے؟ اظہار رائے کی آزادی پر کیا قدغنیں ہیں؟ اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے کیا سزا ہے؟ میڈیا میں بیٹھنے والے سارے اسکالرل کر بھی آئین میں ترمیم کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے۔ آئین وقانون کی تشریح کا حق صرف عدلیہ کو ہے اور ترمیم کا حق پارلیمان کو ہے۔ اگر کسی کو آئین میں اسلامی شقوں کی موجودگی پر بہت اعتراض ہے تو وہ اپنی مہم چلائیں اور آئین میں ترامیم لائیں اور لوگوں کو باہر نکل کر اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کریں کہ پاکستان کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' نہیں ہونا چاہیے، پھر جو لوگ کہیں گے، وہ بھی دیکھ لیں گے۔ آئین جس چیز کا پابند کرتا ہے، اس کے خلاف کام کرنا آئین شکنی ہے۔ ہمارے میڈیا کے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وزیراعظم، آرمی چیف، چیف جسٹس اور تمام ادارے کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ان دانشوروں سے پوچھیں۔ اگر انہوں نے مجھے مسجد کا خطیب کہا، مولوی کہا، تو یہ میرے لیے اعزاز ہے، وہ اگر مجھے مسجد کا خادم بھی کہہ دیں، یہ بھی میرے لیے اعزاز ہے۔'' (روزنامہ امت کراچی، بروز منگل ۱۴؍مارچ ۲۰۱۷ء)

راقم الحروف کے نزدیک محترم جناب جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب کے یہ ریمارکس ملک کے تمام ذمہ داران، علمائے کرام اور میڈیا کے مالکان کے لیے اتنا واضح اور غیر مبہم ہیں کہ اس پر مزید کچھ لکھنے کی ضرورت ہی نہیں، اسی لیے قومی اسمبلی، سینیٹ اور پنجاب اسمبلی کے ممبران نے جسٹس صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا اور ہر فلور پر ان گستاخان کے خلاف کارروائی کرنے کی متفقہ قراردادیں پاس ہوئیں۔

قومی اسمبلی میں منگل کو مسلم لیگ (ن) کے رکن کیپٹن (ر) صفدر نے توہین رسالت کے خلاف قرارداد پیش کرنے کے لیے نجی کارروائی کے روز قواعد معطل کرنے کی تحریک پیش کی۔ تحریک منظور ہونے پر کیپٹن صفدر اور جمعیت علمائے اسلام کی رکن قومی اسمبلی محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ نے قرارداد پیش کی، جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ قرارداد کے متن میں کہا گیا کہ: ایوان سوشل میڈیا پر توہین رسالت کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ مسلمانانِ پاکستان کے جذبات، احساسات، دین اور پیغمبر اسلام کے خلاف توہین آمیز اقدامات فی الفور روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ بعد ازاں ارکان کے مطالبے پر ڈپٹی اسپیکر نے اس ایشو پر ایوان کی خصوصی کمیٹی بنانے کے لیے ایوان کی رائے لی۔ تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے خصوصی کمیٹی کے قیام پر اتفاق رائے کیا، جس کے بعد (ن) لیگ کے میاں عبدالمنان صاحب نے خصوصی کمیٹی کے قیام کے لیے تحریک پیش کی، جسے ایوان نے کثرت رائے سے منظور کرلیا۔ (روزنامہ اسلام کراچی، بروز بدھ ۱۵؍مارچ ۲۰۱۷ء)

اسی طرح سینیٹ نے بھی قرارداد کی اتفاق رائے سے منظوری دے دی۔ جمعہ کو سینیٹر کامل علی آغا نے تحریک پیش کی کہ قابل اعتراض مواد کی مذمت کے لیے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ تمام انبیاء اور بالخصوص امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، کے ناموس کے تحفظ کی ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔ حالیہ دنوں میں ناموسِ رسالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے توہین آمیز مواد کے ذریعہ بعض عناصر مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسلام کسی بھی مقدس ہستی کی توہین کی اجازت نہیں دیتا۔ متعلقہ محکمہ ۲۹۵سی کے تحت ایسے عناصر اور ان کے سہولت کاروں کو نشانِ عبرت بنائے اور سوشل میڈیا سمیت تمام ایسے ذرائع کی سخت مانیٹرنگ کی جائے۔ قرارداد کے متن میں مزید کہا گیا کہ سوشل میڈیا پر نبی کریم ﷺ اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے بارے میں انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ مخصوص ذہن کے لوگ پاکستان کی اساس پر حملہ آور ہیں۔ ریاست کے خلاف سازش کی جارہی ہے۔ ارکان کا کہنا تھا کہ جب ادارے ذمہ داریاں پوری نہ کریں تو لوگ قانون ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ہر معاملہ عدالت میں ہی جاتا ہے تو حکومت کیا کررہی ہے۔ ایوان نے یہ قرارداد اتفاق رائے سے منظور کرلی۔ ڈپٹی چیئرمین مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ سوشل میڈیا پر توہین اسلام اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے خلاف جو طوفانِ بدتمیزی برپا ہے ذمہ دار اداروں کی جانب سے کوئی کارروائی نہیں کی گئی، اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو ملک کے حالات خانہ جنگی کی جانب جائیں گے۔ مسلم لیگ (ن) کے سینیٹر نہال ہاشمی نے کہا کہ توہین مذہب کو ملک میں نام نہاد طبقہ سپورٹ کررہا ہے۔ سول سوسائٹی اور موم بتی گروپ اس طرح کے اقدامات کو سپورٹ کرتے ہیں، جہاں فوجی عدالتوں میں توسیع ہورہی ہے، وہاں ایسے طبقے کے خلاف بھی اقدام اٹھانا چاہئیں۔ (روزنامہ اسلام کراچی، بروز ہفتہ ۱۸؍مارچ ۲۰۱۷ء)

اسی طرح پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں توہین رسالت کے خلاف قرارداد مسلم لیگ (ق) کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر سردار وقاص حسن موکل، عامر سلطان چیمہ،

ڈاکٹر محمد افضل اور خدیجہ عمر فاروقی نے پیش کی، جس کے متن میں کہا گیا ہے کہ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو ’’لا إله إلا الله محمد رسول الله‘‘ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔ پاکستان کا آئین وقانون تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، تمام مقدس شخصیات علیہم السلام، شعائر اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے۔ قرارداد پیش ہونے پر تمام جماعتوں کے ارکان نے اس کی تائید کی اور قرارداد متفقہ طور پر منظور کرلی گئی۔ قرارداد پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے وزیر قانون رانا ثناء اللہ نے کہا کہ: ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم اپنے عزیز ترین رشتوں سے زیادہ آپ ﷺ کی ناموس کو عزیز نہیں سمجھتے۔ انہوں نے کہا کہ کسی ایسی ہستی کے بارے میں اس قسم کی گفتگو کرنا کہ جس سے اربوں لوگوں کے دل دکھیں اور فتنہ پیدا ہو تو اس کی سزا کم از کم ’’موت‘‘ ہے۔ (روزنامہ اسلام کراچی، بروز بدھ، ۱۵ مارچ ۲۰۱۷ء)

اس موقع پر جمعیت علمائے اسلام کے امیر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے پشاور کلب میں ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: افسوس! اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اس طرح کے گستاخانہ پیجز چلائے جارہے ہیں، ان کے ذمے دار دراصل کفار کے ایجنڈے پر کام کررہے ہیں، جسٹس شوکت عزیز نے امت مسلمہ کی ترجمانی کی ہے۔ حکومت سوشل میڈیا سے گستاخانہ مواد فوری ہٹا کر غیرتِ ایمانی کا ثبوت دے۔ انہوں نے کہا کہ علماء اور جمعیت کے کارکن ناموسِ رسالت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔‘‘ (روزنامہ ایکسپریس کراچی، بروز بدھ، ۱۵ مارچ ۲۰۱۷ء)

اسی طرح وفاقی وزیر داخلہ جناب چوہدری نثار صاحب نے جمعرات کو نادرا سہولت فراہمی سینٹر کے افتتاح کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ توہین کا سلسلہ ۲۰۱۴ء سے جاری ہے، مگر چند ماہ میں اس میں تیزی آئی ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ یہ آزادیِ اظہار ہے یا ہماری مقدس ہستیوں کے خلاف گھٹیا ترین حرکت ہے۔ کوئی مسلمان مقدس ہستیوں کی گستاخی پر مبنی صفحات کو دیکھ ہی نہیں سکتا۔ آزادیِ اظہار رائے کے نام پر مقدس ترین شخصیات کی توہین کی سازش قبول نہیں۔ ناموسِ رسالت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دنیا کے مسلمانوں کو متحد ہونا ہوگا اور جب سب مسلمان اکٹھے ہوکر بولیں گے تو اس میں ملوث افراد کو طاقتور پیغام جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یورپ میں ہولوکاسٹ سے متعلق شک کا اظہار کرنا بھی جرم ہے۔ ایسا کرنے والوں کو امریکا اور برطانیہ ویزا بھی جاری نہیں کرتا۔ مسلم ممالک توہین آمیز مواد کے معاملے میں ہمارا ساتھ دیں۔ وزیر داخلہ نے کہا: فیس بک اور سوشل میڈیا پر بہت سارے بلاگز بلاک کردیئے گئے ہیں اور گستاخانہ مواد والی پوسٹیں بھی بند کردی گئی ہیں، جبکہ پی ٹی اے کے ذریعے سروس پرووائیڈرز کو سختی سے ہدایات کی ہیں کہ کسی بے گناہ پر کوئی الزام نہ لگے۔‘‘ (روزنامہ ایکسپریس کراچی، بروز جمعہ، ۱۷ مارچ ۲۰۱۷ء)

وفاقی وزیر داخلہ محترم جناب چوہدری نثار صاحب نے تمام اسلامی ممالک کے سفراء کرام کی ایک کانفرنس بلائی اور تمام نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اپنے ممالک کی حکومتوں سے کہا جائے گا کہ وہ اپنے ممالک میں سوشل میڈیا کے ایسے تمام بلاگرز کو بند کریں اور ایسے پیجز چلانے والوں کو قانون کے کٹہرے میں کھڑا کریں اور تمام اسلامی ممالک ایک متفقہ ضابطہ بنا کر اسے اقوام متحدہ میں لے جائیں گے اور اس سے یہ منظور کروایا جائے گا کہ تمام مقدس ترین شخصیات اور خصوصاً شعائر اسلام کی توہین کرنے والوں کے خلاف قانون بنایا جائے اور اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔

علمائے کرام سے گزارش ہے کہ ٹی وی اور اخبارات کے علاوہ انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر جو لوگ مذہب، پگڑی، ڈاڑھی، دوپٹہ، حجاب یا اسلام کے کسی عمل کا استہزاء یا استخفاف کرتے ہیں، ان کو منہ توڑ جواب دینے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی ذہن سازی کریں کہ اسلام کے احکام، حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات تمام کی تمام ہماری خیرخواہی، ہماری بھلائی اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہیں، جن لوگوں کو ان کی افادیت سمجھ نہیں آتی، ان کی اپنی عقل کا قصور یا ان کی سوچ کا فتور ہے، باقی کچھ نہیں۔ اسی طرح ہر مسلک اور ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے محلہ اور گلی کی ہر ہر مسجد کی سطح پر اپنے اتحاد واتفاق کی فضا بنائیں اور عوام الناس کو باور کرائیں کہ ہم سب کی نجات دین اسلام کے ماننے اور اس پر عمل کرنے میں ہے۔ اور اگر ہم سب مل کر اپنے آقائے نامدار ﷺ، آپ ﷺ کی ازواج مطہرات، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ، اسلامی شعائر اور اپنی اقدار وتہذیب کی حفاظت نہ کرسکے تو اس جینے سے مرجانا بہتر ہے۔ خدانخواستہ اگر ہم ان مقدس ترین شخصیات کی ناموس اور عزت وحرمت کی نگہبانی نہ کرسکے تو پھر گلی کا کتا ہم سے بہتر ہوگا۔

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔

زروجواہر سے بہتر خزانہ

بیان: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

ضبط وترتیب: شفیق الرحمٰن کراچوی

خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا!

پچھلے چند ہفتوں سے پہلے سفر پھر بیماری کی وجہ سے اس مجلس میں حاضری نہیں ہوسکی ،الحمدللہ اب طبیعت کچھ روبصحت ہے اس لئے خیال ہوا کہ اپنے نیک احباب کی برکت سے محروم نہ رہوں چنانچہ اللہ کے نام پر ارادہ کرلیا کہ آج آپ کے سامنے حاضری ہو۔اگر چہ طبیعت پوری طرح متحمل نہیں ہے۔لیکن اللہ جل شانہ کے فضل وکرم سے پہلے کے مقابلے میں طبیعت بہت بہتر ہے،اور یہ خیال ہوتا ہے کہ اس مجلس میں چونکہ اللہ کے نیک بندے دین کی طلب لے کر آتے ہیں تو اس کی برکت بھی ان شاء اللہ میرے شامل حال ہوگی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس حاضری کو قبول بھی فرمائے اور اس کا فائدہ بھی ہم سب کو پہنچائے۔

ابھی کتاب کھولی تو یاد آیا کہ آخری مجلس میں، میں نے ایک حدیث کا بیان شروع کیا تھا غالباً وہ نامکمل رہ گیا تھا تو ان شاءاللہ اسی کی تکمیل کی کوشش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنی رضا کے مطابق عرض کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ایک انصاری صحابی ہیں۔بڑے بڑے اور مشہور صحابۂ کرام میں ان کا شمار ہوتا ہے بہت ہی عبادت گزار تھے۔ان کے والد بھی صحابی تھے اور اصحاب بدر میں سے تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

حضرت شداد بن اوسؓ سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں،اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے خصوصی تعلق پر بھی بہت سی احادیث شاہد ہیں یہ جو ہم اکثر وبیشتر سید الاستغفار پڑھتے رہتے ہیں اللھم انت ربی ....الخ اس کو سید الاستغفار کہا گیا ہے یعنی استغفار کے جتنے طریقے ہیں ان میں سے سب سے اعلیٰ طریقہ یہ ہے ،یہ بھی حضرت شداد ابن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب تھا تو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے،ان کی طبیعت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا اور اس اندیشہ کا کہ شاید اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے جارہے ہیں بڑا اثر تھا ایک دن غمگین آزردہ اور رنجیدہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے یارسول اللہ دنیا بہت تنگ معلوم ہوتی ہے یعنی آپ کی جدائی اور آپ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کا غم اور رنج اتنا زیادہ ہے کہ ساری دنیا تنگ معلوم ہوتی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بشارت دی کہ تم دیکھو گے کہ شام فتح ہوجائے گا،بیت المقدس فتح ہوجائے گا اور تمہیں وہاں پر بھی کام کرنے کی توفیق ہوگی چنانچہ بعد میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ چاروں خلفائے راشدین کے زمانے میں زندہ رہے بہت سی فتوحات میں حصہ لیا آخر میں شام میں ان کی زندگی کا بڑا حصہ گزرا اور وہیں پر وفات ہوئی ۔

حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اذا رأیت الناس یکنزون الذھب والفضۃ فاکنز ھذہ الکلمات یعنی جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونا چاندی جمع کررہے ہیں اور اسی فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ سونا چاندی ملے تو تم اس حالت میں بجائے سونا چاندی جمع کرنے کے ان کلمات کو جمع کرلو جو میں تمہیں سکھا رہا ہوں اور یہ سمجھو کہ یہ خزانہ ہے جو میں تمہیں دے رہا ہوں کچھ دعائیہ کلمات تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سکھائے تھے۔

زروجواہر سے بہتر خزانہ: سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شداد بن اوس کو یہ دعائیہ کلمات سکھائے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَعَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَشُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَلِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِیْمًا وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ"۔

اور فرمایا کہ سونا چاندی کے خزانہ کو جمع کرنے سے بہتر ہے کہ اس خزانہ کو جمع کرو۔

ہر نیک کام میں استقامت مطلوب ہے: پہلی چیز جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شداد بن اوس کو سکھائی اور اس کو خزانہ قرار دیا وہ ہے "الثبات فی الامر" اے اللہ میں آپ سے تمام معاملات میں استقامت مانگتا ہوں یعنی جو بھی اچھا کام ہو اور جو بھی اچھی چیز ہو اس میں مجھے استقامت عطا فرما دیجئے کہ میں اس کو پابندی کے ساتھ ادا کروں اور کسی کے ڈرانے میں نہ آؤں، نہ کسی کے ہنسی مذاق اور طعنے کی پرواہ کروں اور وہ کام مستقل مزاجی سے کرتا رہوں۔

بعض اوقات کسی کام کو شروع کرنا مشکل نہیں ہوتا، آدمی جذبے میں آ کر کسی کام کو شروع کر دیتا ہے لیکن اس کام کو استقامت اور پابندی سے کرنا مشکل ہوتا ہے اس کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے کہ اللہ ہمیں استقامت عطا فرمائے۔

سب سے اچھا عمل: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "خیر العمل ما دیم علیہ وان قل" سب سے اچھا عمل وہ ہے جس پر استقامت و مداومت ہو چاہے تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ بہت سے لوگ کسی وقت جوش و جذبے میں آ کر کوئی اچھا کام شروع کر دیتے ہیں لیکن جب بعد میں کسی نے مذاق اڑا دیا، کسی نے کچھ ڈرا دھمکا دیا، یا کسی نے کوئی جملہ کس دیا اس سے متاثر ہو کر پھسل جاتے ہیں، یا کسی کے کہنے میں نہیں بلکہ خود اپنے نفس اور شیطان کے بہکاوے میں آ گئے مثلاً کوئی عمل شروع کیا لیکن پھر نفس نے بہکایا کہ یہ کونسا فرض یا واجب ہے اگر نہ بھی کیا تو کیا ہوا؟ اس کے نتیجے میں آدمی پھسل جاتا ہے اور استقامت سے دور چلا جاتا ہے اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا سکھائی کہ اللہ تعالیٰ سے استقامت مانگو اس لئے کہ تھوڑا عمل ہو اور استقامت کے ساتھ ہو تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی بڑی قدر و قیمت ہے اور وہ انسان کے لئے بڑا مفید ہوتا ہے اسی لئے بزرگوں نے فرمایا کہ اپنی نفلی عبادتوں کے معمول اتنے مقرر کرو جن کو نباہ کر پابندی کے ساتھ کر سکو۔

اور بزرگوں نے اس کی مثال یوں دی ہے کہ فرض کرو کہ ایک نل ہے اس میں سے ایک ایک قطرہ پانی گر رہا ہو اور مستقل گر رہا ہو اور نیچے ایک پتھر رکھا ہوا ہو تو ایک مدت کے بعد یہ پانی اس پتھر کے اندر سوراخ کر دے گا اور اگر بہت تیز پریشر سے پانی کھولا اور قطرے سے ہزاروں گنا زیادہ پانی بہا دیا لیکن اس سے پتھر پر کچھ اثر نہیں ہوگا لہٰذا عمل تھوڑا ہو لیکن پابندی سے ہو تو اس میں بڑی برکت ہوتی ہے اور اس کا بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

نیک کاموں میں عزم مصمم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے: دوسری چیز جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانہ فرمایا وہ ہے عزیمۃ الرشد یعنی اے اللہ جو بھی ہدایت کا کام ہے نیک کام ہے اس کا عزم میرے دل میں پیدا فرما دیجئے، بسا اوقات انسان کسی کام کو اچھا تو سمجھتا ہے کہ یہ کام اچھا ہے اور اللہ کے ہاں اس کا بڑا اجر ہے لیکن اس کے باوجود اس کام کے کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اس لئے وہ پکا عزم نہیں کر پاتا کہ میں یہ کام ضرور کروں گا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی چیز ہے اللہ ہی سے مانگے کہ اے اللہ جو بھی ہدایت کے کام ہیں ان کے اندر میرا عزم پختہ کر دیجئے کہ میں پکے عزم کے ساتھ اور پکے ارادے کے ساتھ یہ کام کروں، غالب کہتا ہے کہ:

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں جاتی

یعنی جانتا ہوں کہ اس چیز کا ثواب ملے گا جانتا ہوں کہ اس میں خیر ہے، بھلائی ہے مگر طبیعت اس کی طرف نہیں جاتی جب آدمی طبیعت کا غلام بن جاتا ہے کہ طبیعت جو چاہے گی وہ کروں گا اور جو نہیں چاہے گی وہ نہیں کروں گا تو وہ طبیعت کا غلام بن جاتا ہے اللہ کا نہیں رہتا اللہ تعالیٰ کا بندہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی پکار پر لبیک کہے اس لئے یہ دعا کی کہ اسئلک عزیمۃ الرشد میں آپ سے بھلائی کے کام کا عزم صمیم مانگتا ہوں کہ جب کوئی بھلائی کا کام سامنے آئے تو میں اس کا پختہ عزم کر سکوں اور اس کے انجام دینے کی ہمت میرے اندر پیدا ہو جائے۔

نعمتوں پر شکر کرنا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے: تیسری چیز جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانہ قرار دیا وہ ہے شکر نعمتک اے اللہ میں آپ سے آپ کی نعمتوں پر شکر کی توفیق مانگتا ہوں یہ بڑی عجیب دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کی توفیق مل جائے کیونکہ انسان ایسا ناشکرا ہے کہ ہزار نعمتوں میں پل رہا ہو، نعمتیں اس پر چاروں طرف سے برس رہی ہوں تو بسا اوقات نعمتوں کی طرف تو دھیان جاتا نہیں لیکن اگر ذرا سی کوئی تکلیف آ گئی، ذرا سی طبیعت کے

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

خلاف کوئی بات ہوگئی تو اس کا دکھڑا لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے کہ آدمی اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرے۔

شکوۂ خداوندی: شیطان انسان کو ناشکرا بننے کی طرف لے جاتا ہے پھر ایسے شخص کی نگاہ ہمیشہ ناگوار چیزوں پر رہتی ہے کہ میرے ساتھ یہ ہوگیا میرے ساتھ یہ ہوگیا جو اللہ کی نعمتیں ہیں ان کی طرف دھیان نہیں جاتا چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کا شکوہ کرتے ہوئے فرمایا: وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ حضرت داؤدؑ کو اللہ تعالیٰ نے ساری سلطنتیں عطا فرمائی تھی اور بہت ساری نعمتوں سے نوازا تھا پھر فرمایا کہ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا کہ اے آل داؤد شکر کی محنت کرو وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (سباء:۱۳) میرے بندوں میں شکر گزار بندے بہت کم ہیں۔ سر سے لے کر پاؤں تک نعمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ میں نے بینائی ان کو دی، سماعت ان کو دی، بولنے کی طاقت میں نے ان کو دی، قوت ان کو دی، رزق میں نے ان کو عطا فرمایا، زندگی عطا فرمائی مگر نعمتوں کی طرف دھیان نہیں کرتے، ذرا سی تکلیف آتی ہے تو اس کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ میرے بندوں میں شکر گزار بہت کم ہیں لہٰذا یہ توفیق بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے کہ بندہ شکر گزار بنے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام اتنے بڑے بادشاہ ہیں ساری دنیا پر حکومت، پرندوں پر، جانوروں پر اور ہواؤں پر ان کی حکومت، دعا کیا مانگ رہے ہیں کہ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ (النمل:۱۹) اے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر ادا کرسکوں جو آپ نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام بھی شکر کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگ رہے ہیں اس لئے کہ بندہ شکر گزار بھی اسی وقت بنتا ہے جب شکر کی توفیق ملے اور توفیق اسی کو ملتی ہے جو اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتا ہے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے شکر کی توفیق مانگو کہ اے اللہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں شکر گزار بندہ بنادیجئے۔

شکر کے انعامات: جب بندہ شکر گزار بن جاتا ہے تو اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت اس کے دل و دماغ میں نعمتوں کا تصور ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کس طرح نوازا ہوا ہے اب اگر کوئی چھوٹی موٹی تکلیفیں آتی بھی ہیں تو اس کی طرف زیادہ متوجہ ہونے کے بجائے نعمتوں کے شکر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

میں نے اپنے والد ماجد قدس اللہ سرہ سے سنا کہ حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ جو حضرت میاں صاحب کے نام سے مشہور ہیں، حضرت والد صاحب کے استاد بھی تھے اور بے تکلف بھی بہت تھے، بڑے صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے، حضرت والد صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے پتہ چلا کہ حضرت بیمار ہیں، شدید بخار میں ہیں میں عیادت کیلئے ان کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کہ بخار میں تپ رہے ہیں تیز بخار چڑھا ہوا تھا پوچھا کہ حضرت کیسے مزاج ہیں فرمایا الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کا بہت کرم ہے، الحمدللہ! میری آنکھیں ٹھیک کام کررہی ہیں، میرے کان ٹھیک کام کررہے ہیں، زبان ٹھیک کام کررہی ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے فلاں بیماری نہیں ہے، جتنی بیماریاں نہیں تھیں ان کا ذکر کیا کہ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی بیماریوں سے محفوظ کررکھا ہے، ہاں بھی تھوڑا سا

فیڈرل انوسٹیگیشن ایجنسی

اپیل برائے معلومات

فیس بک پر توہین رسالت ﷺ کے مرتکب افراد کی نشاندہی میں مدد

اہلیان پاکستان سے گزارش ہے کہ چونکہ ایف۔ آئی۔ اے نے سوشل میڈیا کے ذریعے توہین رسالت ﷺ اور اسلام دشمنی کرنے والوں کا پتہ لگانے کیلئے کارروائی کا آغاز کردیا ہے۔ لہٰذا اپیل کی جاتی ہے کہ ایسے عناصر کے بارے میں اگر آپ کے پاس کوئی بھی ٹھوس معلومات یا ثبوت ہوں تو تھانہ سائبر کرائم، ایف۔ آئی۔ اے اسلام آباد کو مہیا کریں۔

رابطہ: اختر علی تھانہ FIA سائبر کرائم، اسلام آباد

ایڈریس: تھانہ سائبر کرائم، FIA زونل آفس، اقبال ٹاؤن، اسلام آباد

PID(I) 4083/16

بخار ہے دعا کرو اللہ پاک یہ بھی ٹھیک فرمادیں جو بخار کی تکلیف تھی اس کو آخر میں ذکر کیا اور جو تکلیفیں نہیں تھیں راحتیں تھیں ان کا ذکر پہلے کیا۔ لہٰذا جب بندے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر گزار بننے کی توفیق ہوتی ہے تو اس کا دھیان اور اس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی طرف زیادہ ہوتی ہے تکلیفوں کی طرف بہت کم ہوتی ہے اور جو ہوتی بھی ہے تو اس کو یہ دھیان رہتا ہے کہ یا اللہ آپ کے فیصلے پر راضی ہوں لیکن میں کمزور ہوں اپنی رحمت سے آپ میری یہ تکلیف بھی دور فرمادیجئے۔

شکر گزار بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے: میرے حضرت والا حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، تقریباً ہر مجلس میں ہم لوگوں کو اس طرف متوجہ فرمایا کرتے تھے کہ ذرا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تصور کیا کرو کہ کیسی کیسی نعمتیں اس نے دے رکھی ہیں ان کا تصور کرکے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر کثرت سے کیا کرو جب کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بننے کی توفیق ہوجاتی ہے تو اس پر معرفت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا معمولی چیز نہیں ہے اس کے ذریعے اللہ جل جلالہ سے تعلق مضبوط ہوجاتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ رابطہ استوار ہوجاتا ہے جتنا زیادہ شکر ادا کروگے اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوگا۔

ارے یہ تو ہے ہی وعدہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ابراہیم:۷) جو نعمتیں موجود ہیں ان پر شکر کروگے تو اور نعمتیں عطا کروں گا نعمتیں تو ملیں گی ان شاء اللہ لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ شکر کی برکت سے بندہ اپنے پروردگار کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے اور شیطان سے حفاظت ہوتی ہے، کیونکہ شیطان کا سب سے پہلا حربہ بندے کو ناشکرا بنانا ہے، اسی لئے جب اس کو جنت سے نکالا جارہا تھا تو اس نے یہ دعوے کیے تھے ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ (الاعراف:۱۷) کہ میں ان بندوں کی دائیں جانب سے آؤں گا، بائیں طرف سے آؤں گا، سامنے سے آؤں گا، پیچھے سے آؤں گا یعنی چاروں طرف سے ان پر حملہ کروں گا اور میرے اس حملہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ اکثر لوگوں کو آپ شکر گزار نہیں پائیں گے تو ہمارے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کا سب سے پہلا حملہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کو شکر سے ہٹائے لہٰذا شیطان سے حفاظت کا سب سے بڑا راستہ یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بن جائے۔

شکر کا انوکھا انداز: ایک مرتبہ ہم اپنے شیخ حضرت عارفی قدس اللہ سرہ کے ساتھ کسی کے ہاں کھانے کی دعوت پر جمع تھے اور کھانا شروع ہوچکا تھا تو حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اس وقت کھانے پر اللہ تعالیٰ کی کیسی کیسی نعمتیں جمع ہیں، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کھانا بذات خود ایک نعمت ہے آدمی جب بھوکا ہو اور کھانا نہ ملے تو وہ کیسی مصیبت میں مبتلا ہوجاتا ہے لہٰذا ایک نعمت تو یہ ہوئی پھر کھانا لذیذ اور مزیدار بھی ہو یہ دوسری نعمت ہے تیسری نعمت یہ ہے کہ بھوک بھی ہو کیونکہ اگر کھانا مزیدار بھی ہو لیکن بھوک نہ ہو، کھانے کی طلب نہ ہو تو اس کھانے کا کیا فائدہ تو بھوک کا ہونا تیسری نعمت ہے اور چوتھی نعمت کھلانے والا عزت کے ساتھ کھلائے کیونکہ کھانا بھی موجود ہو مزیدار بھی ہو اور بھوک بھی ہو لیکن کھلانے والا بے عزت کر کے کھلائے تو ایسا کھانا کس کام کا تو یہ ایک مستقل نعمت ہے کہ کوئی محبت سے کھلا رہا ہے عزت سے کھلا رہا ہے اگر کھانا لذیذ بھی ہو، بھوک بھی ہو اور کھلانے والا عزت سے بھی کھلائے لیکن غم کی کوئی تشویش ناک خبر آگئی تو سارا کھانا دھرا کا دھرا رہ جائے گا تو الحمدللہ ایسی کوئی خبر بھی نہیں، حالت بھی ٹھیک ہے راحت کی حالت میں ہے یہ پانچویں نعمت ہے، تو فرمایا ایک کھانے میں کتنی ساری نعمتیں جمع ہوگئی ہیں، اس طرف نگاہ جاتی ہے شکر گزار بندے کی کہ دیکھو کیا کیا نعمتیں جمع ہیں اور اگر ناشکرا ہو تو ذرا سا بھی کھانے میں نقص نکل آئے گا تو اسکو لے کر بیٹھ جائے گا کہ کھانا خراب تھا مزیدار نہیں تھا وغیرہ وغیرہ تو یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے کہ بندہ شکر گزار بنتا ہے اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ میں آپ سے آپ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔☆☆☆

دہشت گردی کو اسلام سے نہ جوڑا جائے: اقوام متحدہ

نفرت انگیز اقدامات کو اسلام کے ساتھ جوڑنا نفرت بڑھانے کا باعث بن رہا ہے: سیکریٹری جنرل

نیویارک (آن لائن) اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوٹریس نے کہا ہے کہ دہشت گردی کو اسلام سے نہ جوڑا جائے۔ داعش اور القاعدہ کے اقدامات اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ عرب لیگ سربراہ کانفرنس سے خطاب میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری انتونیو گوٹریس نے کہا کہ عسکریت پسندوں کے نفرت انگیز اقدامات کو اسلام کے ساتھ جوڑنا، اسلام مخالف نفرت میں اضافے کا باعث بن رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہت سے لوگ اس جال میں آگئے ہیں کہ وہ داعش اور القاعدہ کے قابل نفرت اقدامات کو اسلام سے جوڑتے ہیں، حالانکہ یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۳۱ مارچ ۲۰۱۷ء)

دینی و مذہبی قیادت کی

گستاخانہ مواد کے معاملے کو اقوام متحدہ میں اٹھانے کی حمایت

خصوصی رپورٹ: خالد محمود

گزشتہ روز وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کی زیر صدارت مسلم ممالک کے سفیروں کے اجلاس میں گستاخانہ مواد کے معاملے کو اقوام متحدہ کے فورم پر اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کی زیر صدارت مسلم ممالک کے سفیروں کا اجلاس اسلام آباد میں ہوا، جس میں سیکریٹری خارجہ، سیکریٹری داخلہ اور دیگر اعلیٰ حکام سمیت ۲۵ مسلم ممالک کے سفیروں نے شرکت کی۔ اجلاس کے شرکاء نے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توقیر کی حفاظت پر اتفاق کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کے معاملے کو اقوام متحدہ کے فورم پر اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ وزارت داخلہ کی جانب سے جاری اعلامیے کے مطابق گستاخانہ مواد سے متعلق مسلم ممالک کے سفیروں کی آراء پر مشتمل لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے اور سیکریٹری جنرل عرب لیگ، او آئی سی کو ریفرنس بھیجنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے جب کہ سفیروں نے معاملے کو اجاگر کرنے سے متعلق وزیر داخلہ کو خراج تحسین پیش کیا اور معاملے کے حل کے لئے چوہدری نثار علی خان کے کردار کو سراہا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کا کہنا تھا کہ ایک طرف مذہبی بے حرمتی سے بچنے کے لئے قانون سازی ہوتی ہے تو دوسری طرف اسلام کی مقدس ہستیوں کی تضحیک کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اور مقدس ہستیوں کی بے حرمتی ناقابل برداشت ہے، دنیا کا کوئی قانون کسی مذہب کی توہین کی اجازت نہیں دیتا اور دنیا تسلیم کرے کہ مذہب کی بے حرمتی بھی دہشت گردی ہے۔ چوہدری نثار علی خان نے کہا کہ بدقسمتی سے سب سے زیادہ دہشت گردی کا شکار مسلمان ہی ہیں اور انہیں ہی دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے، دنیا کو اسلامو فوبیا سے نکالنے کے لئے مسلم امہ مل کر کام کرے جب کہ مغربی دنیا اسلام اور مسلمانوں سے متعلق دوہرا معیار نہ اپنائے۔ دوسری جانب ایف آئی اے نے گستاخانہ مواد انٹرنیٹ پر جاری کرنے کے الزام میں ۳ ملزمان کو گرفتار کرلیا ہے، جنہیں انسداد دہشت گردی اسلام آباد کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے تینوں ملزمان کو ۷ روزہ ریمانڈ پر ایف آئی اے کے حوالے کردیا، جب کہ ملزمان سے برآمد ہونے والا کمپیوٹر فرانزک تجزیے کے لئے متعلقہ حکام کو بھیج دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی توہین آمیز مواد سے متعلق کیس کی سماعت کررہے ہیں جب کہ وزیر داخلہ نے بھی گستاخانہ مواد روکنے کے لئے سوشل میڈیا بند کرنے کا عندیہ بھی دے دیا ہے۔ اس صورت حال پر روزنامہ اسلام نے دینی و مذہبی اور سیاسی قیادت سے خصوصی گفتگو کی جو نذر قارئین ہے:

جامعۃ الرشید کے شیخ الحدیث مفتی محمد نے کہا کہ گستاخانہ مواد کے حوالے سے اسلام آباد ہائی کورٹ میں کیس کی سماعت سے نہ صرف عوام میں بیداری پیدا ہوئی بلکہ حکومت نے بھی اپنا کردار ادا کرنا شروع کردیا ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کے بروقت اقدامات سے عوام نے سکھ کا سانس لیا ہے۔ چوہدری نثار علی خان کی جانب سے اسلامی ممالک کے سفیروں کے ساتھ اجلاس اور اس مسئلے کو اقوام متحدہ میں اٹھانے پر ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور اس امید کا اظہار کرتے ہیں کہ نہ صرف پاکستان بلکہ مسلم دنیا کے حکمران اس حوالے سے اپنا کردار بخوبی ادا کریں گے۔ ماضی میں اس حوالے سے حکومتوں نے کمزوری دکھائی جس کی وجہ سے حالات اس نہج پر پہنچ گئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس مسئلے پر سنجیدہ اقدامات اٹھانے ہوں گے، اگر حکومتی اقدامات صرف اخباری بیانات ثابت ہوئے تو یہ بہت بڑی بدقسمتی ہوگی۔

جمعیت علماء اسلام سندھ کے نائب امیر قاری محمد عثمان نے کہا کہ چوہدری نثار علی خان کی جانب سے توہین آمیز مواد کے معاملے پر اٹھائے گئے اقدامات کی حمایت کرتے ہیں۔ مسلم امہ کے حکمرانوں کو اس مسئلے پر ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ملزمان کے بیرون ملک رابطوں اور غیر ملکی فنڈنگ اس بات کا ثبوت ہے کہ سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد ایک منظم منصوبے کے تحت ڈالا جارہا ہے، ہمارا مطالبہ ہے کہ نہ صرف ان گستاخوں کو قانون کی گرفت میں لایا جائے بلکہ ان کے غیر ملکی آقاؤں کے خلاف بھی عملی اقدام اٹھایا جائے اور اس سلسلے میں مسلم امہ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ توہین آمیز مواد کا معاملہ انتہائی سنگین ہے، حکومت اس سلسلے میں غیر ملکی دباؤ کو خاطر میں نہ لائے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ میں کیس کی سماعت کے بعد سے وزارت داخلہ کافی متحرک ہے مگر اس سے قبل دینی و

سیاسی جماعتوں کے بھرپور احتجاج کے باوجود حکومت نے کسی قسم کا نوٹس نہیں لیا جس کی وجہ سے کئی سالوں سے یہ گستاخ سوشل میڈیا پر مسلم امہ کے جذبات سے کھیلتے رہے۔ اگر حکومت بروقت نوٹس لیتی تو حالات یہاں تک پہنچتے ہی نہیں۔ دیر آید درست آید کے مصداق اب اگر حکومت نے نوٹس لیا ہے تو گستاخوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی رہنما اور مرکزی جماعت اہل سنت کے نگران اعلیٰ شاہ محمد اویس نورانی صدیقی نے کہا کہ ناموس رسالت کے معاملے پر عدلیہ، حکومت، سینیٹ اور سیاسی جماعتیں جو بیانات آج جاری کر رہی ہیں اور جس طرح کی حرکت ان دنوں میں دیکھنے کو مل رہی ہے اگر ۴؍جنوری ۲۰۱۱ء سے پہلے یہ صورت حال ہوتی اور ناموس رسالت پر بیرونی دباؤ مسترد کرکے پاکستانی حکومت گستاخوں کو پکڑ کر ان پر کیس چلاتی اور جرم ثابت ہونے پر سزا دی جاتی تو پھر شاید آج کا پاکستان بہت مختلف ہوتا اور تمام اسلامی ممالک میں یہ پیغام آج کی بجائے ۶ سال پہلے ہی چلا جاتا، ہم نے جرمن اور یورپین تجارتی معاہدے کی وجہ سے آج تک کسی گستاخ کو پھانسی پر نہیں لٹکایا ہے، آج بھی جب ہماری حکومت یا وزیر داخلہ ناموس رسالت کے دفاع میں کوئی بات کرتے ہیں تو مشکوک نظر آتے ہیں، کیونکہ قول وفعل میں تضاد ہر شخص کے سامنے واضح ہے، اگر جرم ثابت ہونے پر مجرم کو سزا نہیں دی جارہی ہے تو پھر واویلا کیوں کیا جارہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وزیر داخلہ ماضی میں کی گئی غلطیوں کی جھینپ مٹانے کے لئے ناموس رسالت کے معاملے پر پے در پے بیانات وکانفرنسز کر رہے ہیں، اسلامی ممالک کے سفراء کے ساتھ بیٹھے ہوئے انہیں یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ پاکستان کی جیلوں میں پہلے سے ہی سینکڑوں گستاخ موجود ہیں جنہیں ابھی تک کوئی سزا نہیں دی گئی ہے۔

جماعۃ الدعوۃ کراچی کے مسؤل ڈاکٹر مزمل اقبال ہاشمی کا کہنا ہے کہ وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان کا سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کے خلاف اقوام متحدہ جانے کا فیصلہ لائق تحسین ہے۔ عالمی برادری کو ساتھ ملا کر توہین رسالت کا راستہ روکا جاسکتا ہے۔ چوہدری نثار علی خان نے بالکل درست کہا کہ مذہب اور انبیاء کی توہین بھی دہشت گردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لئے اسلامی ممالک کے سفراء کا اجلاس وقت کی ضرورت تھی۔ چوہدری نثار علی خان نے درست فیصلہ کرکے قوم کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سوشل میڈیا پر آزادی اظہار کی آڑ لے کر انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کی جارہی ہے جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ مزمل اقبال ہاشمی نے کہا کہ گستاخانہ مواد کے خلاف عالمی ریفرنس تیار کرنا ضروری ہوچکا ہے۔ چوہدری نثار علی خان اسلامی ممالک کو ساتھ ملا کر اقوام متحدہ سمیت تمام عالمی فورمز پر اس مسئلے کو زیر بحث لائیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین اور گستاخانہ مواد کا راستہ نہ روکنا سب سے بڑی دہشت گردی قرار دی جائے۔

جامعہ بنوریہ عالمیہ کے رئیس وشیخ الحدیث مفتی محمد نعیم نے وزیر داخلہ کی جانب سے گستاخانہ مواد کے مسئلے کو او آئی سی، اقوام متحدہ اور عرب لیگ میں اٹھانے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ گستاخانہ مواد کے خلاف عالمی سطح پر اقدامات ضروری ہیں۔ گستاخانہ مواد کی تشہیر کرنے والے پوری انسانیت کے دشمن ہیں۔ آزادی اظہار رائے کے نام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ مسئلے کو ۲۵ ممالک کے سفراء کے سامنے اٹھا کر وزارت داخلہ نے ایمانی غیرت کا ثبوت دیا ہے۔ چوہدری نثار علی خان نے گستاخانہ مواد کے سلسلے کو عالمی سطح پر او آئی سی اور عرب لیگ سمیت دیگر عالمی فورمز پر اٹھانے کا فیصلہ کرکے مسلمانوں کے دلوں کی ترجمانی کی ہے، تاہم امید ہے وہ وطن عزیز میں رہ کر گستاخانہ مواد کو اپ لوڈ کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کو تمام مسلم ممالک کو متحد کئے بغیر روکنا ناممکن ہے، اس لئے اس مسئلے کو عالمی سطح پر اٹھانا ہی بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ تمام مسلم ممالک کو پابند کیا جائے کہ وہ ایک فورم تشکیل دیں جو اس طرح کے مواد کی تشہیر کے مستقل سدباب کے لئے کردار ادا کریں۔

معروف دینی و مذہبی اسکالر اور جامعہ اسلامیہ مخزن العلوم کراچی کے صدر مولانا ڈاکٹر قاسم محمود نے کہا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے جس طرح سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کے کیس کی سماعت کی ہے، اس سے حکومت جاگ گئی ہے۔ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان نے اپنا کردار بخوبی ادا کیا ہے۔ کئی ایک لوگ گرفتار بھی ہوئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے یہ مسئلہ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی فورم پر اٹھانا اور اسلامی ممالک کے سفیروں کو اعتماد میں لینا لائق تحسین عمل ہے، جس پر ہم وفاقی وزیر داخلہ کو داد دیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے تمام گستاخوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور ان سے کسی بھی قسم کی رعایت نہیں کی جائے۔ چونکہ ماضی میں اس حوالے سے حکمرانوں کا کردار بہت گھناؤنا رہا ہے۔ غیر ملکی مداخلت پر کئی ایسے ملزمان کو رہا کرکے بیرون ملک روانہ کیا گیا جن پر عدالتوں میں مقدمات زیر سماعت تھے یا پھر انہیں عدالت میں پیش ہی نہیں کیا گیا تھا۔ اگر حکومت نے غیر ملکی مداخلت پر ان گستاخوں کے ساتھ کوئی رعایت کی تو عوامی طاقت حکومت کو بہالے جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر حکومت کو ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۷؍مارچ ۲۰۱۷ء)

گستاخانہ مواد اور مسلم سفرا

چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

پروفیسر عبدالواحد سجاد

اسلاموفوبیا (Islamophobia) دو الفاظ اسلام اور فوبیا کا مجموعہ ہے۔ فوبیا (Phobia) اس خوف کو کہتے ہیں جو کسی خاص چیز قوم اور گروپ سے ہو، جس سے کسی خاص قوم اور گروہ کو عدم تحفظ کا احساس اور کسی ناگوار بات کے امکان کا ڈر رہتا ہو۔ اس وجہ سے وہ گروہ اس سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرے، اس کا مفہوم یہ بھی ہے کسی سے غیر منطقی بے دلیل اور خلاف عقل خوف، دائرۃ المعارف میں اسلاموفوبیا کے معنی ''اسلام ہراسی'' (ڈر) کیا گیا ہے۔ فوبیا کی وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ فوبیا کا معنی ڈر جانا ہے۔ اس سے غیر مسلم اسلامی تہذیب اور مسلم گروہ سے ڈرنے کا مطلب لیتے ہیں، اکثر غیر مسلموں کو اسلام کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے ان کے دلوں میں اسلام کا خوف داخل ہوتا ہے، اسکو اسلاموفوبیا کہا جاتا ہے۔

اسلام دشمنی کے لئے بولا جانے والا یہ مرکب (اسلاموفوبیا) نسبتاً جدید ہے جو اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے تیار کیا گیا۔ اس کا مفہوم بے جا طرفداری، نسلی امتیاز اور لڑائی کی آگ بھڑکانا ہے۔ یہ لفظ مسلمانوں کے خلاف یا ان کی ''شدت پسندی'' کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ لفظ انگریزی ہے مگر اس کا استعمال بیشتر زبانوں میں اسلام سے خوف اور وحشت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک اصطلاح کی صورت میں اس کا آغاز ۱۹۷۶ء کے اوائل میں ہوا۔ فرانسیسی مصنفین کے بقول اس لفظ کا سب سے پہلا استعمال مالیہ ایملی نے ''ثقافت اور دہشت'' کے عنوان پر اپنے مقالے میں کیا، جسے ۱۹۹۴ء میں فرانس کے اخبار لیجنڈا نے شائع کیا۔ ۱۹۹۷ء میں برطانوی رائٹر رونیمڈ ٹرسٹ نے اپنی رپورٹ ''اسلاموفوبیا سب کے لئے ایک چیلنج'' میں اسلام فوبیا کی اصطلاح کی تعریف کرنے کی کوشش کی، پھر ۱۹۹۸ء میں بن الشیخ نے اپنی کتاب میں اس اصطلاح کو ایک باب کے عنوان کے طور پر لیا۔ بین الاقوامی طور پر اس اصطلاح کا استعمال ''نائن الیون'' کے بعد کثرت سے ہوا۔ مغرب میں یہ نظریہ راسخ کر دیا گیا ہے کہ مسلمان وحشی، جاہل، دھوکے باز ہوتے ہیں، اسی وجہ سے مغرب میں مسلمانوں سے نفرت عروج پر ہے، ڈونلڈ ٹرمپ کے آنے کے بعد اس میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ برقع پوش خاتون پر اسپین کے شہر بارسلونا میں نامعلوم افراد کی طرف سے تشدد ہو یا قومی لباس پہننے پر امارات کے شہری پر امریکا میں پولیس کا تشدد، امریکی شہر ہوسٹن میں مسلمان ڈاکٹر پر نقاب پوشوں کا حملہ ہو، سور کے خون میں ڈوبی گولیوں کا مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو امریکا کی جیٹ بلیو ایئر لائن میں جہاز کے عملے کو گھورنے پر دو مسلمان خواتین کی گرفتاری ہو، شامی مہاجرین کے خلاف یورپ میں مظاہرے ہوں۔ انڈیا میں شاکر نامی مسلم نوجوان کو کھمبے سے باندھ کر بجرنگ دل کے کارکنوں کا بے رحمی سے مارنا ہو یا ممبئی میں ایم بی اے گریجویٹ ذیشان کو ایک کمپنی میں یہ کہہ کر نوکری دینے سے انکار کر دینا کہ ہم صرف غیر مسلموں کو ملازمت دیتے ہیں۔ یہ سب اسلاموفوبیا کے مظاہر ہیں۔ اصل میں مغرب کو اسلام کے سیاسی نفوذ سے خطرہ ہے، اسی لئے بہت پہلے اس کا اظہار اروِنگ کرسٹول نے ان الفاظ میں کیا:

''مغرب کے لئے اسلام ہی وہ دشمن ہے جو نہ صرف اس کا تہذیبی حریف، بلکہ سیاست، معاشرت اور معیشت کا متبادل نظام رکھتا ہے۔''

کسی بھی ملک میں اظہار رائے کی بے لگام آزادی کی اجازت نہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک ہتک عزت، دشنام طرازی، اہانت اور نفرت پھیلانے کی آزادی نہیں دیتا۔ مغربی معاشرے میں بھی آزادی رائے کی حدود ہیں جن سے تجاوز پر قانونی چارہ جوئی ہوسکتی ہے، جس کی مثال ''ہولو کاسٹ'' (دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں کا مبینہ قتل عام) کے خلاف لکھنا ہے، جس پر ارنسٹ زنڈیل جیسے شہرت یافتہ مصنف کو کینیڈا سے نکالا گیا۔ برطانوی مورخ ڈیوڈ ارونگ کو آسٹریلیا کی عدالت نے ۳ سال قید کی سزا سنائی۔ برطانوی عدالت نے ایک پادری کو ۱۲۰۰۰ پونڈ جرمانہ کیا جس نے ہولوکاسٹ کا انکار کیا، لیکن اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین آزادی رائے کی بنا پر کرنا اپنا استحقاق سمجھا جاتا ہے۔

''اسلاموفوبیا'' کا نسخہ استعمال کرکے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنا اب معمول بنتا جا رہا ہے۔ بہرحال اسلاموفوبیا کی اس لہر میں سوشل میڈیا کا استعمال کثرت سے ہونے لگا ہے، جس کی بازگشت ایک عرصے سے سنائی دے رہی ہے مگر اس پر کوئی قانونی قدغن مطالبات کے باوجود دیکھنے میں نہیں

آئی، جس کے باعث اسلام سے عناد رکھنے والی قوتوں کو کھل کھیلنے کا موقع ملا اور وہ نت نئی شرانگیزی کرتے رہے۔ جعل سازی سے ایسا کیا جاتا رہا جس سے دین اسلام کی تصویر مسخ ہو اور اسے اسلاموفوبیا کے گمراہ کن تاثر سے منسوب کیا گیا۔ اس توہین آمیز مواد پر اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت عزیز صدیقی نے نوٹس لیا اور حکومتی اداروں کے تساہل کا نوٹس لیا اور وہ مواد وزیر اعظم اور وزیر داخلہ تک پہنچایا، جس کے بعد وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے صورت حال کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے نہ صرف اپنا مافی الضمیر بیان کیا بلکہ عملی اقدامات بھی کئے جارہے ہیں۔ وزیر داخلہ نے اہانت آمیز مواد نہ ہٹانے پر پابندی لگانے کا اعلان کیا اور اسلام آباد میں متعین مسلم سفیروں کا ہنگامی اجلاس بلا کر توہین آمیز مواد کی روک تھام کے لئے حکمت عملی وضع کرنے، اسلامی ملکوں کی تنظیم، عرب لیگ سے رجوع کرنے اور مستقبل کے لئے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ ضرورت پڑنے پر اقوام متحدہ سے بھی رجوع کرنے کا عندیہ دیا گیا، اس موقع پر وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان نے بجا طور پر کہا کہ کسی مذہب کی تصویر مسخ کرنا دہشت گردی کی ایک شکل ہے۔ سب سے زیادہ مسلمان اس معاملے سے متاثر ہیں مگر الٹا انہیں دہشت گرد کہا جاتا ہے۔ امت مسلمہ کو متحدہ ہوکر اسلاموفوبیا کے نام نہاد تصور کو مٹانے کی مساعی کرنا ہوں گی۔ مسلم سفراً کا گستاخانہ مواد کے حوالے سے لائحہ عمل مرتب کرنے کے لئے وزیر داخلہ کا جمع کرنا خوش آئند ہے۔ اسلاموفوبیا کا علاج اتحاد ہی سے ممکن ہے:

حیات لے کے چلو، کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۶ مارچ ۲۰۱۷ء)

حضرت مولانا عبدالغفور قریشی مدظلہ کی خدمت میں

پیر طریقت حضرت مولانا عبدالغفور قریشی دامت برکاتہم ہمارے حضرت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز اور ٹیکسلا میں جامعہ سراج المدارس کے مہتمم و سرپرست ہیں۔ اللہ پاک نے حضرت والا کی صحبت و رفاقت سے انہیں بہت سی خوبیوں سے سرفراز فرمایا اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت نے انہیں خصوصیت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت خواجہ نوراللہ مرقدہ کے متعلقین میں سے بہت سے حضرات حضرت مولانا عبدالغفور قریشی مدظلہ سے منسلک ہیں۔

مولانا نے ہمارے حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی نوراللہ مرقدہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت بہلویؒ عظیم المرتبت شیخ طریقت تھے، جب ہم دارالعلوم کبیروالا میں پڑھتے تھے تو حضرت والا مضافاتی علاقہ میں اپنے متعلقین کے ہاں تشریف لائے۔ ہم چند طالب علم اپنے استاذ محترم شیخ الحدیث مولانا علی محمدؒ سے اجازت لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت والا نے طلبا کا بہت اعزاز و اکرام فرمایا اور اپنے خدام سے فرمایا کہ سب سے پہلے ان مہمانان رسول کی خاطر و مدارات کریں۔ رات جب آرام کا وقت آیا تو حضرت والا نے حکم دیا کہ تمام طلبا کو چارپائیاں دی جائیں، ہم نے عرض کیا کہ حضرت ہم طالب علم چٹائیوں پر سونے کے عادی ہیں، فرمایا نہیں آپ لوگ مہمانان رسول ہیں۔ اس لئے آپ لوگ سرفہرست ہیں باقی میرے مہمان ہیں وہ چٹائیوں پر بھی لیٹ جائیں گے۔ صبح ناشتہ کرانے کے بعد اجازت مرحمت فرمائیں۔

حضرت مولانا کافی دیر تک حضرت بہلویؒ اور حضرت خواجہ خواجگانؒ کا ذکر خیر فرماتے رہے، مجلس کے رفقاء سے بہت محبت فرماتے ہیں۔ حضرت کے فرزندان گرامی مولانا محمد زکریا، مولانا عبدالہادی مہمان گرامی کی خاطر مدارت کے لئے ہروقت کمربستہ رہتے ہیں۔ صبح چائے کے بعد حضرت سے اجازت لے کر صوابی کے لئے سفر شروع کیا۔

مولانا فضل الرحمن درخواستی سے ملاقات

دین پور شریف حضرت میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری کے بعد مولانا سیف اللہ دین پوری سلمہ اور ان کے والد محترم مولانا محمد عبداللہ سے ملاقات ہوئی۔ موصوف مولانا مفتی عبدالمجید دین پوریؒ کے بھائی اور ہمارے دیرینہ مخدوم ہیں جب بھی خان پور آمد ہوتی ہے۔ موصوف ہمارے میزبان ہوتے ہیں۔ موصوف طبیب ہیں شہر میں مطب اور پنسار کی دکان چلاتے ہیں۔ گھر میں شاندار لائبریری قائم کی ہوئی ہے۔ نیز حضرت درخواستیؒ کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا فضل الرحمن درخواستی مدظلہ کے ہم زلف ہیں۔ موصوف کی معیت میں گلشن درخواستی جامعہ مخزن العلوم میں حاضری ہوئی اور مولانا فضل الرحمن درخواستی مدظلہ جو جامعہ مخزن العلوم کے مہتمم ہیں اور آپ کے چھوٹے بھائی مولانا عزیز الرحمن درخواستی اور دیگر رفقاء سے ملاقات ہوئی۔ مولانا فضل الرحمن درخواستی سے جماعتی امور پر بھی گفتگو ہوئی اور ان کے بھائیوں سے ہونے والی شکررنجی کے خاتمے پر انہیں مبارک باد دی۔ جامعہ مخزن العلوم ہمارے حضرت درخواستیؒ کی حسین یادگار ہے، جہاں ایک عرصہ تک حضرت درخواستیؒ قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے اور فرماتے تھے:

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الا حدیث یار کہ تکرار مے کنیم

مولانا فرمانے لگے کہ تین روز گوجرانوالہ میں آپ کے پروگراموں میں شریک ہو آیا ہوں۔ گوجرانوالہ میں مجلس کے ناظم اعلیٰ حافظ محمد یوسف عثمانی زید مجدہ، حضرت مولانا کے خلیفہ ہیں کہ وہ کسی "تنز من رانی" میں چھپے رہتے ہیں، جب مولانا فضل الرحمن درخواستی مدظلہ گوجرانوالہ تشریف لاتے ہیں تو حافظ صاحب نظر آتے ہیں، ورنہ کئی کئی روز تک اپنی خانقاہ یوسفیہ میں مراقب رہتے ہیں۔ جمعۃ المبارک مولانا کے پیچھے ادا کیا اور مولانا کی دعائیں لیں اور اگلے پروگرام پر روانہ ہوگئے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

ساہیوال (مولانا عبدالحکیم نعمانی) قاری نصیر احمد جماعتی کارکن ہیں۔ ایک عرصہ تک مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری عبدالجبار مدظلہ کے جامعہ محمدیہ میں استاذ رہے۔ اللہ پاک نے انہیں اپنی جگہ عنایت فرمائی اور انہوں نے لیاقت آباد میں مدرسہ تعلیم القرآن کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ ان کے مدرسہ سے دو بچوں نے قرآن پاک حفظ کی تکمیل کی تو ان کی فرمائش پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۲ر مارچ کو تشریف لائے اور فضائل قرآن، ختم نبوت، ناموس رسالت کے عنوان پر بیان فرمایا۔ رات کا قیام و آرام قاری عبدالجبار مدظلہ کے ہاں رہا۔

حضرت ناظم اعلیٰ دامت برکاتہم کی تشریف آوری: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ اور روح رواں حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم بھی ۲ر مارچ شام کو جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں تشریف لائے جہاں جامعہ کے مہتمم مولانا کلیم اللہ رشیدی، ناظم اعلیٰ قاری سعید ابن شہیدؒ، راقم عبدالحکیم نعمانی نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ حضرت والا نے مغرب کی نماز جامعہ رشیدیہ میں ادا فرمائی اور رات کا آرام قاری عبدالجبار کے ہاں جامعہ محمدیہ میں فرمایا۔ جامعہ محمدیہ للبنین کی جدید تعمیر ہونے والی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ صبح کی نماز کے بعد حضرت والا نے چک نمبر ۸۵ کی مرکزی مسجد میں درس ارشاد فرمایا اور عارف والا کے لئے عازم سفر ہوئے۔ آپ کے ساتھ مولانا محمد انس رفیق سفر تھے۔

عربیہ فاروقیہ عارف والا میں خطاب: آپ نے ۳ر مارچ جمعۃ المبارک کا خطبہ جامعہ عربیہ فاروقیہ عارف والا میں ارشاد فرمایا۔ جامعہ عربیہ فاروقیہ جماعت کا قدیمی مرکز ہے۔ اس مرکز میں مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر تئیس سال سے زائد جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔ مدرسہ مسجد کی انتظامیہ مجلس کے راہنماؤں سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتی ہے۔ اللہ پاک جزائے خیر سے نوازیں۔ ان کی استدعا پر حضرت ناظم اعلیٰ صاحب تشریف لے آئے۔

دفتر بہاولنگر میں: اللہ پاک کے فضل وکرم سے مجلس نے بہاولنگر میں ایک عمارت خرید کر دفتر کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ بہاولنگر کے زعما کی خواہش تھی کہ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب دفتر کا معائنہ فرمائیں۔ چنانچہ ۳ر مارچ کو جمعہ سے فارغ ہو کر بہاولنگر کے لئے عازم سفر ہوئے۔ رات دفتر بہاولنگر میں قیام پذیر رہے۔ دفتر کا معائنہ کیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اگلے دن ملتان واپس تشریف لے آئے۔

مولانا شجاع آبادی کا خطبہ جمعہ: ۳ر مارچ کا جمعۃ المبارک کا خطبہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامعہ فریدیہ پاکپتن شریف میں دیا۔ پاکپتن میں اہل حق کی یہ واحد دینی درسگاہ ہے۔ جس کی بنیاد مولانا غلام رسول اور مولانا علامہ مقبول احمد کے از بانیان جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال نے رکھی۔ اس درسگاہ میں دسیوں بچے حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت مدرسہ کی نگرانی مولانا طارق مسعود مدظلہ ساہیوال فرما رہے ہیں، جامعہ کے استاذ محترم مولانا قاری کی عرصہ دراز سے خواہش و فرمائش تھی کہ مجلس کے مرکزی راہنماؤں میں سے کوئی ساتھی جمعہ کے لئے وقت عنایت فرمائیں تو راقم الحروف کی استدعا پر استاذ محترم پاکپتن شریف تشریف لائے اور آپ نے ناموس رسالت کی حفاظت سے متعلق مدلل و مبرہن گفتگو فرمائی۔

گدائی شریف ڈیرہ غازی خان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا خطاب

ڈیرہ غازی خان .... حضرت مولانا علی المرتضیٰ بانی خانقاہ نقشبندیہ گدائی شریف ڈیرہ غازی خان راقم کے مرشد اول قدوۃ السالکین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ نور اللہ مرقدہ کے پیر بھائی اور خلیفہ تھے۔ ہمارے حضرت بہلویؒ کے ایک مرشد حضرت اقدس مولانا فضل علی مسکین پوریؒ تھے۔ مسکین پور شریف مظفرگڑھ کے ضلع میں ایک معروف خانقاہ ہے۔ ہمارے حضرتؒ کو حضرت مسکین پوریؒ سے خلافت حاصل تھی اور حضرت مولانا علی المرتضیٰؒ کو بھی حضرت مسکین پوریؒ کے علاوہ ہمارے حضرت بہلویؒ سے خلافت حاصل تھی۔ اس وقت حضرت گدائی والوں کے جانشین مولانا محمد اسحاق مدظلہ ہیں میرے موجودہ شیخ حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم جہاں اور کئی مشائخ سے مجاز ہیں۔ وہاں سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت مولانا علی المرتضیٰؒ سے خلافت رکھتے ہیں۔ مولانا محمد اسحاق مدظلہ ہمارے مجلس ڈیرہ غازی خان کے سرپرست بھی ہیں۔ ان کا حکم تھا کہ ۹،۱۰ر مارچ کو ہماری خانقاہ کا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے۔ جس میں دیگر علماء کرام اور مشائخ عظام کے علاوہ آپ کے شیخ بھی تشریف لانے والے

ہیں۔ بندہ مولانا کے حکم پر گدائی شریف میں حاضر ہوا اور ''تحریک ختم نبوت میں مشائخ پنجاب کا کردار'' کے عنوان پر تقریباً ایک گھنٹہ خطاب کیا۔ ڈیرہ کے مبلغ مولانا محمد اقبال نے بھی خطاب کیا۔

جامعہ حبیب المدارس یا کی والا علی پور میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب

علی پور (قاضی عبدالخالق) جامعہ اسلامیہ حبیب المدارس (یا کی والا) علی پور کی بنیاد دارالعلوم دیوبند کے فاضل حضرت مولانا حبیب اللہ نے رکھی۔ آج الحمدللہ! یہ ادارہ جامعہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا پروفیسر محمد مکی مدظلہ ہیں، جو علی پور کے کالج میں لیکچرار ہیں۔ پروفیسر صاحب کے ایک بھائی مولانا محمد قاسم اور دوسرے مولانا محمد ہاشم ہیں۔ دونوں بھائی سرکاری ملازم ہیں۔ ملازمت کے باوجود مدرسہ میں مفت تدریسی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

پروفیسر محمد مکی مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے ہیں، ہر سال چناب نگر کی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس میں شرکت فرماتے ہیں، نیز ان کے جامعہ میں دورۂ حدیث شریف کا آغاز استاذ محترم حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ نے شروع فرمایا۔ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ مرکز ختم نبوت ملتان کے مرکزی راہنماؤں میں سے کوئی نہ کوئی عالم دین تشریف لا کر ہمارے طلبا کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر لیکچر دیں۔ راقم قاضی عبدالخالق نے ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے استاذ محترم سے فرمائش کی تو استاذ جی صبح کی نماز کے بعد چوک قریشی سے سفر کر کے مدرسہ میں تشریف لے آئے۔ جامعہ کے استاذ الحدیث مولانا ذوالفقار احمد نے تلاوت ونعت کے بعد استاذ جی کو دعوت خطاب دی، آپ نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ عقیدہ ختم نبوت، مرزا قادیانی کے دعاوی بالخصوص دعوئی نبوت اور قرآن وسنت سے اس کا رد پیش کیا۔ سالانہ کورس چناب نگر کی دعوت دی اکتالیس طلبا نے نام لکھوائے۔

صوابی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

۱۲/مارچ ۲۰۱۷ء کو صوابی میں خانقاہ عالیہ نقشبندیہ شمسیہ کے زیر اہتمام ایک روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور کانفرنس چناب نگر کانفرنس اور رائے ونڈ کے اجتماع کا منظر پیش کر رہی تھی۔ کانفرنس کا افتتاح ۱۰/مارچ عصر کی نماز کے بعد ختم خواجگان اور قاری ضیاء الرحمن کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ قاضی عبدالصمد نے بیان فرمایا، بعد نماز مغرب دوسری نشست منعقد ہوئی۔ حافظ شاہ حامد اور مولانا رفیع اللہ بابا نے نعت پیش کی اور پیر طریقت حضرت مولانا اعزاز الحق امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوابی، مولانا قاضی احسان احمد مبلغ کراچی، مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ نے خطاب فرمایا اور دعا کرائی۔ دوسری نشست ۱۱/مارچ مولانا قاری اکرام الحق امیر مجلس مردان نے درس دیا۔ نعت راج محمد ہمدرد نے پیش کی۔ شیخ الحدیث مولانا سعید الحق، مولانا فضل علی، مولانا حزب اللہ جان امیر مجلس چارسدہ کے بیانات ہوئے اور صدارت خانقاہ سراجیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ نے کی۔ نیز قبل از ظہر قاری صابر علی مائی نے نعت پیش کی اور ملک کے نامور ثناخواں مولانا محمد قاسم گجر نے اپنی مسحور کن آواز سے مجمع کے قلوب واذہان کو خوب گرمایا۔ شیخ الحدیث مولانا حمد اللہ خان، مولانا مفتی راشد مدنی رحیم یار خان، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ولولہ انگیز خطابات ہوئے۔ آخری نشست ظہر کے بعد شروع ہوئی۔ تلاوت کی سعادت قاری رحمت علی نے حاصل کی جبکہ نعت قاری نور اللہ مائی اور مولانا محمد قاسم گجر لاہور نے پشتو اور اردو میں پیش کیں۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''گستاخ رسول کی سزا قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں'' کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ قصور سے تشریف لائے ہوئے مہمان مولانا محمد یعقوب قصوری نے ''شاد باش وشاد زی اے سرزمین دیوبند، ہند میں تو نے کیا اسلام کا پرچم بلند'' مولانا ظفر علی خان کا کلام خوبصورت انداز اور آواز میں پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور آخری بیان دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کا ہوا۔ اختتامی دعا خانقاہ شمسیہ کے سجادہ نشین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوابی کے امیر مولانا اعزاز الحق مدظلہ نے کرائی۔ دو دن کانفرنس جاری رہ کر اختتام کو پہنچی۔ کانفرنس کا نظم ونسق سینکڑوں رضا کاروں نے سنبھالا ہوا تھا۔ ہزاروں مسلمانوں کے خورد ونوش کا انتظام وسیع پیمانے پر کیا گیا۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا فیضان الحق اور مجلس کے مبلغ مولانا صابر شاہ شب وروز مصروف رہے۔ کانفرنس کے پنڈال کو خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے سجایا گیا تھا، نیز تقاریر کے دوران ''گستاخ رسول کی سزا، سرتن سے جدا'' کے فلک شگاف نعرے لگتے رہے۔

مولانا شجاع آبادی کا بونیر کے دورہ پر

بونیر (مولانا تاج محمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما ایک روزہ تبلیغی دورہ پر ۱۲/مارچ عشاء کے وقت مدرسہ حقانیہ اہل السنۃ والجماعت طوطالئی تشریف لائے۔ جہاں مولانا قاری احسان الحق مہتمم مدرسہ نے خیر مقدم کیا۔ مولانا شجاع آبادی کے ساتھ جامع مسجد ختم نبوت گوجرانوالہ کے خطیب قاری عمر حیات اور مولانا محمد یعقوب قصوری بھی

تھے۔ ۱۳ مارچ صبح ساڑھے آٹھ بجے مدرسہ فاروقیہ چینگئی میں طلبا و اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ مہتمم مدرسہ مولانا ابراراللہ نے وفد کا شکریہ ادا کیا۔ بعد نماز ظہر مولانا شجاع آبادی نے جمعیت علماء اسلام کے ایم پی اے مولانا فضل غفور کے مدرسہ سیدنا صدیق اکبر توروساک بونیر میں طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ موصوف عمرہ مبارک کے سفر پر تھے، ان کے والد محترم شیخ الحدیث مولانا محمد داؤد مدظلہ سے ملاقات ہوئی۔ مدرسہ میں ۱۵۰ طلبا زیر تعلیم ہیں، جن میں ۱۴۰ مسافر ہیں، ۲۵ اساتذہ کرام تعلیم و تربیت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جامعہ کی بنیاد مولانا عبدالودود مدظلہ نے ۱۹۹۷ء میں رکھی۔ جامعہ امام اعظم ابوحنیفہؒ میں مولانا عمر حیات نے خطاب کیا۔ مولانا عبدالحلیم مہتمم مدرسہ نے مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ بعد نماز عصر مدرسہ حقانیہ اہل السنت والجماعت طوطائی ضلع بونیر میں مدارس کے طلبا کا اجتماع منعقد ہوا، جس میں قاری عمر حیات اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے چناب نگر کورس میں شمولیت کی دعوت دی۔ دو درجن سے زائد علماء کرام اور طلبا نے کورس میں شرکت کا یقین دلایا۔ مولانا سبز علی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بونیر کی راہنمائی میں یہ اسفار و بیانات ہوئے۔

مردان کا دورہ

مردان (مولانا ندیم حقانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مولانا سبز علی، قاری عمر حیات اور مولانا محمد یعقوب قصوری کی معیت میں ایک روزہ دورہ پر مردان تشریف لے آئے۔ دورہ کا آغاز جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا محمد قاسم شیخ الحدیث کے مدرسہ دارالعلوم شیر گڑھ سے کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے قادیانیوں کے شکوک و شبہات اور ان کے رد پر روشنی ڈالی۔ نیز ان طریقہ واردات سے علماء کرام اور طلبا کو آگاہ کیا اور طلبا کرام کو ”آل پاکستان چناب نگر کورس“ میں شرکت کی دعوت دی، جس میں چالیس سے زائد طلبا نے اپنے نام لکھوائے اور کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔ جامعہ عبداللہ ابن عباس تخت بائی میں قاری عمر حیات نے خطاب کیا اور طلبا کو شرکت کی دعوت دی۔ کئی ایک طلبا نے شرکت کا وعدہ کیا۔ مہتمم مدرسہ مولانا محمد ابراہیم جان، مولانا محمد قاسم، قاری صاحب نے خیر مقدم کیا۔

حاجی کلیم اللہ شہیدؒ کی تعزیت: مجاہد ختم نبوت حاجی کلیم اللہ جو گزشتہ دنوں بے دردی کے ساتھ شہید کر دیے گئے۔ الحمدللہ! قاتل گرفتار ہو چکے ہیں کی تعزیت کے لئے خدام ختم نبوت کا یہ قافلہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی سرکردگی میں چارسدہ پہنچا۔ جہاں شہید کے والد محترم، ان کے بھائیوں اور جماعتی رفقاء سے تعزیت کی۔ شہید کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

دارالعلوم ترنگ میں بیان: مولانا سجاد الحجابی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مردان کے نائب امیر پشتو اور اردو زبانوں میں گفتگو میں مہارت رکھتے ہیں۔ ان کی فرمائش پر دارالعلوم ترنگ میں اساتذہ اور طلبا سے مولانا شجاع آبادی نے خطاب فرمایا اور کورس میں شرکت کی دعوت دی، پچاس ساتھیوں نے وعدہ فرمایا۔

مسلم آباد میں کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مسلم آباد کی جامع مسجد میں مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا عبدالولی حقانی نے کی۔ مولانا شجاع آبادی اور شیخ سجاد الحجابی نے شرکت کی۔ کانفرنس میں سینکڑوں حضرات شریک ہوئے۔

نوشہرہ کا تبلیغی دورہ

نوشہرہ (مولانا عابد کمال) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ مولانا مفتی راشد مدنی نے مدرسہ ترتیل القرآن جامع مسجد باب کرم شاہ نوشہرہ میں طلبا سے خطاب کیا اور مرکزی کورس میں شرکت کی دعوت دی۔ دسیوں ساتھیوں نے کورس میں شرکت کا وعدہ کیا۔ ۱۵ مارچ کو ضلعی امیر مولانا قاری محمد اسلم کی سرکردگی میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ۱۰ بجے صبح جامعہ عمر نوشہرہ کلاں میں طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کیا۔ ۱۱ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک جامع مسجد تقویٰ نوشہرہ صدر میں مولانا شجاع آبادی نے اساتذہ اور طلبا سے خطاب فرمایا اور جامعہ کے بانی مولانا امیر حمزہؒ جنہیں چند ماہ قبل شہید کر دیا گیا تھا کے ورثا سے تعزیت کی اور شہید کی مغفرت اور رفع درجات کی دعا کی۔

دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث کے طلبا سے خطاب: جمعیت علماء اسلام (س) کے سربراہ اور دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم سے ضلعی امیر قاری محمد اسلام مدظلہ نے استدعا کی کہ مرکز سے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تشریف لائے ہوئے ہیں چناب نگر میں ہر سال منعقد ہونے والے ختم نبوت کورس کے لئے دعوت دینا چاہتے ہیں۔ حضرت مولانا نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ بارہ بجے میرا ترمذی شریف کا سبق ہوتا ہے۔ اس میں تشریف لائیں اور سبق کے اختتام پر چند منٹ خطاب فرمالیں، چنانچہ قاری محمد اسلم کی سرکردگی میں مولانا شجاع آبادی دارالعلوم حقانیہ میں تشریف لائے۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے خیر مقدم کیا اور اپنے سبق کے آخر میں خطاب کی دعوت دی۔ حسن اتفاق جب خدام ختم نبوت دارالعلوم میں پہنچے تو مولانا جو سبق پڑھا رہے تھے۔ اس میں گستاخان رسول کعب بن اشرف اور ابو رافع یہودی کے قتل کے واقعات بیان ہو رہے تھے۔ حضرت مولانا نے پشتو زبان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

گستاخ رسول کی سزا سزائے موت کسی عالم دین کی اختراع نہیں بلکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی گستاخانِ رسول کو قتل کرایا اور امت مسلمہ خیر القرون سے اس بات پر متفق چلی آ رہی ہے کہ ”گستاخ رسول کی سزا، سرتن سے جدا“ مولانا نے مولانا شجاع آبادی کا تعارف اور مجلس کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے خطاب کی دعوت دی۔ مولانا شجاع آبادی نے عقیدۂ ختم نبوت اور ختم نبوت کورس کی اہمیت پر پندرہ منٹ خطاب کیا اور دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث شریف میں شریک علماء کرام کو شرکت کی دعوت دی۔ کثیر تعداد میں علماء کرام نے شرکت کا وعدہ فرمایا۔ واضح رہے کہ دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث شریف میں ایک ہزار سے زائد علماء شریک ہیں۔

جامعہ ابوہریرہؓ میں خطاب: ملک کے نامور عالم دین، خطیب و ادیب، رائٹر اور مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی نے جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے قریب خالق آباد (نزد میانہ) میں جامعہ ابوہریرہؓ کے نام سے ادارہ قائم کیا ہے، جس میں دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق پڑھاتے ہیں۔ دورۂ حدیث شریف میں ۱۶ طلبا زیر تعلیم ہیں اور دیگر کلاسوں میں بھی ایک ہزار سے زائد طلبا اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ مولانا حقانی بیک وقت خطیب، ادیب، مصنف، مدرس، نیز کئی ایک اوصاف حسنہ سے متصف ہیں۔ ظہر کی نماز جامعہ ابوہریرہؓ میں ادا کی اور طلبا سے خطاب فرمایا مولانا تبلیغی سفر میں تھے۔ ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد قاسم سلمہ نے ان کی عدم موجودگی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ اللہ پاک عزیزم مولانا محمد قاسم کو اپنے والد کا صحیح خادم اور جانشین بنائے اور مولانا کی امانتیں سنبھالنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔

اضاخیل میں: جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء ہند کا تسلسل ہے۔ جمعیت کی تشکیل کو سو سال مکمل ہونے پر جمعیت نے نوشہرہ کے مضافات میں عالمی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ تقریباً چھ ماہ سے کانفرنس کی تیاریاں شروع ہیں۔ جلسہ گاہ دس ہزار کنال پر مشتمل ہوگی اور تقریباً دس ہزار کنال دیگر ضروریات کے لئے، اجتماع کا ساٹھ فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، چالیس فیصد باقی ہے۔ اسٹیج دو کنال پر مشتمل ہوگی، جس کے چار قدم ہوں گے جیسا کہ اسٹیڈیم کے ہوتے ہیں۔ صوبائی امیر مولانا گل نصیب خان مدظلہ نے کافی عرصہ سے ڈیرہ ڈال رکھا ہے اور درجنوں رضاکار اور سالار اپنی اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔ مولانا قاری محمد اسلم امیر مجلس نوشہرہ کی قیادت میں اجتماع گاہ کا وزٹ کیا۔ اللہ پاک اجتماع کو قبول و منظور فرمائیں اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

حکیم جنت گل سے ملاقات: موصوف دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور تجدید طب کے نام سے مطب چلا رہے ہیں۔ حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ کے خلیفہ مجاز ہیں۔ استاذ محترم مولانا شجاع آبادی مدظلہ سے دیرینہ دوستی ہے، مجلس کے رفقاء کے ساتھ بہت محبت فرماتے ہیں۔ استاذ محترم کچھ دیر ان کے مطب میں قیام پذیر رہے۔

جناب شیر محمد لالی: پشاور میں مخلص جماعتی ورکر ہیں بلکہ جماعت کے مہمانوں کے میزبان ہیں۔ خطیب العصر حضرت مولانا سید عبدالمجید ندیم نور اللہ مرقدہ بھی جب پشاور تشریف لاتے قیام و طعام لالی صاحب کے ہاں ہوتا۔ چند روز قبل استاذ محترم مولانا اللہ وسایا اور رفقاء، محترم مولانا راشد مدنی رحیم یار خان اور مولانا قاضی احسان احمد کراچی تشریف لائے تو آرام و قیام لالی صاحب کے ہاں رہا۔ ۱۶ر مارچ صبح کی نماز کے بعد مولانا شجاع آبادی کی مروت اور بنوں کے دورہ پر تشریف لے گئے۔

☆☆..............☆☆

غور کیجیے!

”کم از کم ہم تو اپنی ساری عمر یہ دیکھتے چلے آئے ہیں کہ لکھنے والے، بولنے والے، درد رکھنے اور احساس کرنے والے آج سے نہیں ایک عرصہ سے نہ صرف متحدہ ہندوستان (اور اب پاکستان و ہندوستان دونوں) بلکہ سارے عالم اسلامی کے مسلمانوں کی دینی ابتری اور دنیاوی زبوں حالی کا شکوہ کرتے چلے آئے ہیں، ہر سمجھ دار انسان نے مسلمانوں کے رُوح و جسم کی ان بیماریوں اور کمزوریوں پر خود کو غور و تامل پر مجبور پایا ہے اور بڑے سوز دل کے ساتھ اس نے ان امراض کی ابتدا و انتہا پر بحث کی ہے، ان کا علاج ڈھونڈا ہے اور مریض کو زیادہ سے زیادہ لفظوں میں علاج و پرہیز کی تاکید کی ہے لیکن حیرت ہوتی ہے کہ دُوراندیش حضرات کی ان مسلسل آوازوں اور چیخ و پکار کے باوجود ملت اسلامیہ کا یہ قافلہ بھیڑوں اور بکریوں کی طرح منزل مقصود سے بہت دُور ویرانوں اور بیابانوں میں جس طرح پہلے حیران و سرگرداں تھا، اسی طرح آج بھی ہے یہ قوم قادر الکلام خطیبوں اور واعظوں کی ہزاروں تقریریں اور بیانات سن چکی ہے، مگر کوئی ایک حرف اس کے دل میں نہیں اترا ہے، اہل قلم اور مصنفین کے ہزاروں صفحات اس نے پڑھ ڈالے ہیں اور کسی ایک لفظ نے اس پر اثر نہیں کیا جو غفلت و بےزاری اور فرائض سے غفلت کوشی جو کل تھی وہی آج اور اس وقت بھی ہے بلکہ اگر غور سے دیکھئے تو پہلے اصلاح کی تھوڑی بہت گنجائش نظر آتی ہے مگر آج غفلت و بےحسی کا یہ حال ہے کہ اُمید و اطمینان کی کوئی ہلکی سی صورت بھی دکھائی نہیں دیتی۔“ (از قلم: مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر، ماہنامہ ”دارالعلوم“ دیوبند رمضان ۱۳۷۱ھ)

انسدادِ سود قومی کنونشن

مولانا زاہد الراشدی

13 مارچ کو اسلام آباد کے ایک معروف ہوٹل میں جماعت اسلامی پاکستان نے سودی نظام کے خلاف جدوجہد کے حوالہ سے سیمینار کا اہتمام کیا جس میں مختلف دینی و سیاسی جماعتوں کے سرکردہ زعماء اور علماء کرام نے شرکت کی۔ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر جناب سراج الحق کی زیر صدارت منعقدہ اس سیمینار سے خطاب کرنے والوں میں مولانا سمیع الحق، علامہ ساجد نقوی، مولانا حافظ عبد الغفار روپڑی، جناب حامد میر، مولانا اشرف علی، جناب عبد اللہ گل، اعجاز احمد چودھری، مفتی محمد سعید خان، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، پروفیسر محمد ابراہیم خان اور جناب اسد اللہ بھٹو کے علاوہ جمعیۃ العلماء پاکستان نورانی گروپ، جماعت الدعوۃ پاکستان، پاکستان عوامی تحریک، وفاق العلماء الشیعہ اور دیگر جماعتوں کے سرکردہ راہنما شامل ہیں، جبکہ راقم الحروف نے بھی کچھ معروضات پیش کیں۔ سیمینار میں متفقہ طور پر منظور کیا جانے والا اعلامیہ درج ذیل ہے۔

”انسدادِ سود قومی کنونشن میں شریک تمام نامور علمائے کرام، وکلاء حضرات، ماہرین قانون، پارلیمنٹیرین، اہل قلم، کالم نگار اور صحافی حضرات سودی معیشت کے فی الفور خاتمہ اور اسلامی شریعت پر مبنی غیر سودی نظام بنکاری کے مکمل اجراء کے مطالبے کی بھرپور اور مکمل حمایت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے اس غیر متزلزل عقیدے اور ایمان کا غیر مبہم اور واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ سود انفرادی ہو یا اجتماعی، ذاتی ہو یا کاروباری، مہاجن کا ہو یا بنکوں کا وہ قرآن وحدیث کے مطابق قطعی حرام ہے اور اس کے خلاف اللہ اور رسول کی طرف سے اعلان جنگ اور سخت ترین وعید ہے۔ سود کے نتیجے میں انسانیت کو سرمائے کی برتری، محنت کی ناقدری، انسانی اقدار کی تباہی، مہنگائی، بے روزگاری، ناجائز منافع خوری، خود غرضی، مفاد پرستی، کرپشن، معاشرتی عدم استحکام، قرضوں اور ظالمانہ ٹیکسوں کی معیشت اور حیوانیت پر مبنی غیر انسانی رویوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔

سودی معیشت کا خاتمہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 38(F) کے مطابق ریاست کی آئینی ذمہ داری ہے لیکن حضرت قائد اعظمؒ کی واضح ہدایات، ▫ وفاقی شرعی عدالت کے دسمبر 1991ء اور سپریم کورٹ کے شریعت اپلیٹ بنچ کے 23 دسمبر 1999ء کے غیر مبہم، جرأت مندانہ اور تاریخی فیصلوں کے باوجود حکومتوں نے سود کے خاتمہ سے دانستہ اور مجرمانہ پہلوتہی کی ہے جس کی وجہ سے اللہ کریم نے ہم پر بھوک اور خوف مسلط کر دیا ہے۔ دہشت گردی، بدترین بدعنوانی، قرضوں کی معیشت، ٹیکسوں کی بھرمار، بے برکتی، مہنگائی، بے روزگاری میں مسلسل اضافہ اللہ کی ناراضگی کی واضح علامات ہیں۔

یہ کنونشن وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے 24 جون 2002ء کے فیصلے کو کالعدم اور وفاقی شرعی عدالت کے 1991ء اور سپریم کورٹ کے شریعت اپلیٹ بنچ کے 23 دسمبر 1999ء کے تاریخی فیصلوں کو برقرار رکھنے کے لیے سپریم کورٹ میں اپیل داخل کرے۔

سود ایکٹ مجریہ 1839ء سمیت تمام مروجہ سودی قوانین کو کالعدم قرار دے کر فوری طور پر اسلامی معیشت پر مبنی متبادل قانون سازی کرے۔

بلاسود معیشت کے قیام میں رکاوٹ بننے والی تمام آئینی ترامیم کا فوری خاتمہ کیا جائے۔

حکومت سودی معیشت کے مکمل خاتمے کی واضح تاریخ کا اعلان کرے۔

اسٹیٹ بنک آف پاکستان کا شریعہ بورڈ واضح اعلان کرے اور وفاقی شرعی عدالت میں تحریری موقف داخل کرے کہ بنکوں کا سود بھی ربا میں شامل اور مکمل حرام ہے۔

کمیشن فار اسلامائزیشن آف اکانومی کو موثر، فعال اور حقیقت پسندانہ بنایا جائے۔

تمام حکومتی قرضوں مثلاً وفاقی وصوبائی حکومتوں کے باہمی قرضوں، وفاقی حکومت کو اسٹیٹ بنک کی طرف سے دیے گئے قرضوں وغیرہ پر سود فوری ختم کیا جائے اور اسی طرح حکومت کی طرف سے نیم سرکاری اداروں، کارپوریشنوں کو دیے گئے قرضوں کو ایکویٹی میں تبدیل کیا جائے۔

سرکاری ملازمین کو مکان، سواری و دیگر مقاصد کے لیے دیے گئے قرضوں پر سود ختم کیا جائے۔

ہاؤس بلڈنگ اور زرعی ترقیاتی اسکیموں کے لیے دیے گئے قرضوں پر بھی سود ختم کیا جائے۔

بین الاقوامی سودی قرضوں کی ایڈجسٹمنٹ کے لیے اقوام متحدہ کی قراردادوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور SwapEquityDebt کے طریق کار کو اختیار کر کے ملک کے اندر حقیقی سرمایہ کاری کی جائے۔

یہ اجلاس ذرائع ابلاغ سے اپیل کرتا ہے کہ وہ غیر سودی معیشت کے فروغ میں اپنا کردار ادا کریں۔ اجلاس عوام الناس سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ سودی کھاتوں سے اپنی رقوم نکالیں اور بلاسود سرمایہ کاری کی طرف توجہ دیں۔“

سیمینار میں دینی جماعتوں، مختلف طبقات اور علمی حلقوں کی نمائندگی اور اسلام آباد کے علماء کرام کی بھرپور حاضری سے اندازہ ہوا کہ اس مسئلہ کی اہمیت دن بدن واضح ہوتی جا رہی ہے اور اس ضرورت کا احساس ہر طبقہ میں بڑھ رہا ہے کہ ملک کے معاشی نظام کو سود سے پاک کرنے کے لیے منظم اور مربوط جدوجہد ناگزیر ہو گئی ہے اور خاص طور پر دینی جماعتوں کا مشترکہ فورم اور اتحاد اس کا اہم تقاضہ ہے۔

سیمینار کے بعد میڈیا سے تعلق رکھنے والے کچھ دوستوں کے ایک سوال پر میں نے عرض کیا کہ سودی نظام کے خاتمہ کے لیے جدوجہد کے حوالہ سے ”تحریک انسداد سود پاکستان“ کے نام سے ایک مشترکہ فورم پہلے سے موجود ہے اور کسی حد تک متحرک بھی ہے جس میں تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام شامل ہیں اور اس کی مرکزی رابطہ کمیٹی کے کنوینر کے طور پر ذمہ داری راقم الحروف کے سپرد ہے۔ لیکن اس فورم اور اتحاد کو اس سے کہیں زیادہ وسعت دینے اور مربوط و متحرک بنانے کی ضرورت ہے جس کے لیے سرکردہ علماء کرام، وکلاء، تاجر راہنماؤں اور دینی قائدین کے ساتھ مشاورت جاری ہے۔ امید ہے کہ ماہ رواں کے دوران اس سلسلہ میں مزید عملی پیش رفت کی کوئی شکل سامنے آ جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۵ مارچ ۲۰۱۷ء)

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لکی مروت

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت ہر سال سالانہ کانفرنس اپنی آب وتاب سے منعقد کرتی ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی گیارویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور چناب نگر کانفرنس میں اپنے صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب مدظلہ العالیہ کی وساطت سے گیارویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے مرکزی نائب امیر محترم ولی ابن ولی حضرت اقدس صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ العالیہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ العالیہ اور مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب مدظلہ العالیہ سے ۲۶ر فروری ۲۰۱۷ء بروز اتوار کے لئے وقت لے لیا اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کر کے ساتھیوں نے کوشش شروع کی اور ہزاروں کی تعداد میں خوبصورت اشتہارات کلینڈر سائز کارڈ اسٹیکرز دعوت نامے اور پینا فلیکس شائع کیے۔ ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کی سربراہی میں ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی ناظم نشر و اشاعت صاحبزادہ امین اللہ جان معاون ناظم تبلیغ مولانا ماسٹر عمر خان سمیت مولانا شبیر احمد حقانی صاحب اور مولانا محمد امجد طوفانی نے ۲۶ر فروری سالانہ کانفرنس کے لئے ۱۸۵ چھوٹے بڑے ختم نبوت کے پروگرام منعقد کئے۔ اس دفعہ ساتھیوں نے مشورہ کیا تھا کہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس اس سال جامع مسجد مجیدی کے بجائے کھلی جگہ پر منعقد کرینگے۔ لیکن کانفرنس سے چند دن پہلے حکومتی اداروں نے ضلعی مجلس سے رابطہ کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کی تازہ لہر کی وجہ سے کانفرنس کو گراونڈ کے بجائے محفوظ مقام پر منعقد کریں ان خدشات کی بناء پر ضلعی مجلس نے ہنگامی اجلاس بلا کر مشورہ کر کے کانفرنس کو جامع مسجد مجیدی نورنگ منتقل کر دیا۔ کانفرنس کی رات شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے نومسلم بھائیوں کے ہاں جا کر نماز عشاء کے بعد تفصیلی خطاب کیا۔ ۲۶ر فروری کو صبح ۸ بجے کانفرنس شروع ہوئی کانفرنس شروع ہوتے ہی قافلوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس حافظ ظہور احمد کی تلاوت کلام سے ضلعی امیر محترم حاجی امیر صالح خان صاحب کی صدارت میں شروع ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ صاحب اور ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔ پہلی نشست سے ضلعی ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی صاحب معاون ناظم تبلیغ مولانا ماسٹر عمر خان صاحب جمعیت علماء اسلام تحصیل نورنگ کے نائب امیر مولانا بشیر احمد حقانی صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد صاحب کے تفصیلی خطاب کے بعد مجلس کے مقامی نائب امیر استاذ الحدیث مولانا عبدالغفار صاحب کے بعد نماز ظہر کے لئے وقفہ دیا گیا۔ نماز ظہر کے بعد دوسری نشست قاری صفی اللہ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر ولی کامل حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔

دوسری نشست سے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، مجاہد ختم نبوت صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالی۔ مرکزی و صوبائی قائدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت حضور ﷺ سے دشمنی کا دوسرا نام ہے۔ قادیانیت کوئی مذہب اور عقیدہ نہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام امت مسلمہ ایک ہے اور ایک رہے گی۔ جس طرح عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی جانوں کی قربانی دیکر امت کو عملی درس دیا، اسی طرح قیامت کی صبح تک عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ رسول اللہ ﷺ کے عشاق زندگی کی آخری سانس تک کریں گے۔ ہم کسی بھی صورت میں ناموس رسالت کے قوانین میں ترمیم برداشت نہیں کریں گے۔ ناموس رسالت کے قوانین کے لئے ہمارے اکابرین نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں اور انہی قربانیوں کی بدولت ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ فیصلہ دیا کہ قادیانی غیر مسلم اور

دائرہ اسلام سے خارج ہیں قادیانی روز اول سے اسلام اور مملکت پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں اور آئین سے بغاوت کرتے ہیں۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ آپریشن ردالفساد کا دائرہ وسیع کرکے چناب نگر اور قادیانیوں کے خلاف شروع کیا جائے، کیونکہ انہوں نے پاکستان کے مقدس آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسٹیٹ کے اندر اسٹیٹ بنائی ہے وہ آئین سے غداری کی وجہ سے اسلام اور مملکت پاکستان کے دشمنوں کے زمرے میں آتے ہیں۔ حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے اور اعلیٰ کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کرے۔ مقررین نے حکمرانوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ فی الفور آل پارٹی کانفرنس اسلام آباد کے اعلامیہ پر عمل کریں اور ناموس رسالت کے قوانین میں ترمیم سے باز رہے بصورت دیگر ملک گیر احتجاجی تحریک قائدین کے حکم پر شروع کریں گے۔ کانفرنس میں مرکزی وصوبائی قائدین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان کے خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اعزازی پگڑی پہنائی اور سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں بے پناہ خدمت پر شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم اوجی کو اپنی طرف سے کتاب تحفہ میں دی اور مجلس کی طرف سے مولانا شبیر احمد حقانی اور مولانا محمد امجد طوفانی کو بھی کتابیں عنایت عطا فرمائیں۔ شیخ الحدیث عبدالمتین صاحب، جامعہ حلیمیہ درویزہ کے مہتمم مفتی عبدالحئی شاہ صاحب، جمعیت علماء اسلام لکی مروت کے امیر مولانا عبدالرحیم صاحب، تحصیل ناظم مولانا اعزاز اللہ صاحب، نائب ناظم حاجی سالار صاحب اور تحصیل لکی کے امیر مولانا عبدالحق صاحب اپنے جملہ ساتھیوں کے ساتھ کونسلر اختر زمان شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب حافظ امیر پیاؤ شاہ صاحب مولانا حبیب اللہ صاحب حافظ قدرت اللہ صاحب سمیت کثیر تعداد میں علماء نے شرکت کی۔ صاحبزادہ امین اللہ صاحب مولانا محمد گل صاحب مولانا نقیب اللہ صاحب، مولانا برہان الدین، مولانا گل رائس خان، صاحب ماجد حسین، انور جی، عظمت اللہ، امداد اللہ نے مہمانوں اور جلسے کی انتظامات بہترین طریقے سے ادا کئے جبکہ جمعیت علماء اسلام تحصیل نورنگ کے ذیلی تنظیم انصار الاسلام کے رضاکاروں نے تحصیل سالار مولانا گل فراز شاکر کی نگرانی میں سیکورٹی کے فرائض ادا کئے۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم مفتی ضیاء اللہ صاحب نے سالانا کارکردگی کی رپورٹ وقراردادیں پیش کیں جو متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ اس طرح گیارویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب کی رقت آمیز دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

قراردادیں:

۱) یہ عظیم الشان اجتماع حکومت وقت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی خلاف اسلام و پاکستان سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے، کیونکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ ہر دہشت گردی کے واقعے کے پیچھے ان کا ہاتھ ہوتا ہے۔

۲) قادیانیوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کا پابند بنایا جائے۔

۳) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ آسیہ مسیح سمیت دیگر تمام گستاخان رسول کو فی الفور پھانسی دی جائے، تاکہ آئے روز ہونے والی ان کارروائیوں کی روک تھام ہوجائے۔

۴) اس سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی وساطت سے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو فوج، حساس اداروں سمیت تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ کیونکہ بقول علامہ اقبالؒ قادیانی ملک واسلام دونوں کے دشمن ہیں۔

۵) ہم یکم فروری کو اسلام آباد میں منعقد ہونے والی آل پارٹیز تحفظ ناموس رسالت کانفرنس میں جاری ہونے والے اعلامیہ کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ اور اس پر عمل کی پرزور اپیل کرتے ہیں۔

۶) 295-C کے قانون کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس لینے کا مطالبہ کرتے ہیں اور یہ کہ اس قانون کا بہر حال تحفظ یقینی بنایا جائے۔

۷) قائد اعظم یونیورسٹی کی شعبہ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام سے منسوب کرنے کے فیصلے کی شدید مذمت اور اس فیصلے کی فوری واپسی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۸) ہمارا مطالبہ ہے کہ چناب نگر میں ریاست در ریاست کا ماحول ختم کیا جائے حکومت کی دستوری اور قانونی رٹ بحال کی جائے۔

۹) قادیانی چینلوں کی نشریات کا نوٹس لیا جائے اور ملک کے دستور اور قانون کے تقاضوں کے منافی نشریات پر پابندی لگائی جائے۔

۱۰) چناب نگر میں قادیانی تعلیمی ادارے انہیں واپس کرنے کی پالیسی عوامی جذبات اور ملک کی نظریاتی اساس کے منافی ہے۔ حکومت اس طرز عمل پر نظر ثانی کرے۔

۱۱) دوالمیال چکوال میں قادیانیوں کی فائرنگ سے شہید اور زخمی ہونے والے مظلوموں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں

باقی صفحہ ۲۵ پر

ناموسِ رسالت

مشتاق احمد قریشی

سوشل میڈیا ہو، برقی ذرائع ابلاغ ہو یا اخبارات سب جگہ ناموس رسالت کے بارے میں طرح طرح کے بیانات واعلانات ہورہے ہیں لیکن متعلقہ افراد کی کہیں کوئی گرفت نہیں ہورہی اور نہ ہی سوشل میڈیا پر کسی قسم کی قدغن لگائی جارہی ہے بلکہ طرح طرح کے بیانات سے اہل ایمان کے جذبات کو مجروح کیا جارہا ہے اللہ اور رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں ہے اللہ کے رسول پر تو ہماری جان بھی قربان۔ ناموس رسالت کا مسئلہ خالص دینی معاملہ ہے، دیگر تمام معاملات چاہے وہ سیاسی ہوں، معاشرتی ہوں، ثانوی حیثیت رکھتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ومحبت کا تقاضہ ہے کہ ہر مسلمان اپنے آپ سے، اپنے مال، اپنے ماں باپ، اپنی اولاد سے کہیں زیادہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے تب ہی اس کا ایمان مکمل ہوتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات تمام انبیا کرام اور مصلحین سے منفرد ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیا و رسول آئے وہ سب کے سب ایک خاص مدت اور خاص ماحول اور خاص علاقوں کے لئے آئے جب ان کے آنے کے تقاضے بدلے تعلیمات بھی غیر موثر ہوگئیں دوسرے یہ کہ ان کے تمام ہی پیروکار اپنے انبیاء کی تعلیمات کی درست طریقوں سے حفاظت نہیں کرسکے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری پیغمبر کے طور پر تشریف لائے انہیں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ اعزاز بخشا کہ آپ کو امام الانبیا اور خاتم المرسلین کے اعزاز سے نوازا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات رہتی دنیا تک کے لئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا ماخذ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن کریم ہے، جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ کریم نے لیا ہے یہی وجہ ہے کہ آج بھی قرآن کریم ایک لفظ تو کیا ایک نقطے کی کمی بیشی یا کسی بھی قسم کی تبدیلی کے بغیر اپنی اصل صورت میں موجود ہے یہ کلام الٰہی کا ہی کمال ہے کہ یہ اپنی تمام تر خوب صورتی اور طوالت کے باوجود مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ رہنے والی عظیم کتاب ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی اس عظیم کتاب میں اپنے محبوب اور آخری رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جگہ جگہ فرمایا ہے، جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہورہا ہے ترجمہ: ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔“ (الاحزاب: ۵۷) اسی سورۃ کی اس سے پہلی آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب بندے کے بارے میں ارشاد فرمارہا ہے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ شخصیت وحیثیت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ”اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔“ (الاحزاب ۵۶) اس آیت مبارکہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مرتبہ ومنزلت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اعلیٰ (آسمانوں) میں حاصل ہے وہ مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود اور اس کے تمام فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا وتعریف کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور فرشتے ان کی بلندی درجات کی دعا کرتے ہیں، اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین کو حکم صادر فرمایا ہے کہ وہ اس کے محبوب ترین بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں علوی اور سفلی دونوں عالم متحد ہوجائیں، ایسی عظیم ترین شخصیت جس کے لئے رب کائنات خالق ومالک خود ان پر درود وسلام بھیج رہا ہے اس کی عزت وتکریم جتنی کی جائے کم ہے ایسی عظیم ترین اور اللہ کی محبوب ترین شخصیت پر کوئی کس طرح انگلی اٹھائے ان کو کس طرح ایذا پہنچانے کی کوشش کرے جیسا کہ الاحزاب کی آیت (۵۷) میں ارشاد باری تعالیٰ ہورہا ہے اللہ کو ایذا پہنچانے کا مطلب ان افعال کا ارتکاب کرنا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو کون کس طرح ایذا پہنچا سکتا ہے؟ جس کا حدیث قدسی میں ارشاد ہوا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے ”ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں اس کی رات و دن کی گردش میرے ہی حکم سے ہوتی ہے (صحیح بخاری تفسیر سورۃ الجاثیہ) مشرکین، یہود ونصاریٰ اللہ کی اولاد ثابت کرتے ہیں کلیسا کے چند زر خرید کتے سوشل میڈیا پر اسلام اور داعی اسلام کے خلاف بھونکتے ہیں یہ سب کے سب ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہیں جو اپنے آقاؤں کی ہدایت کے مطابق ناموس رسول پر حملہ آور ہورہے ہیں، اللہ کے محبوب رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو ایذا پہنچانا دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا الفاظ ادا کرنا، اور کسی بھی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی تنقیص واہانت کرنا دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچانا ہے ایسے تمام لوگوں کے لئے ہی شدید وعید آئی ہے لعنت کا مطلب اللہ کی رحمت سے دوری اور محرومی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنا آپ پر بہتان باندھنا، ناجائز تنقید وتوہین کرنا اور ایسی باتیں منسوب کرنا جن کا ارتکاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''نبی نہ اپنی طرف سے کچھ کہتا ہے اور نہ کچھ اپنی طرف سے کرتا ہے۔'' اس کا مطلب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وفعل تمام حرکات وسکنات اللہ کے ہی حکم کی ترجمان اور نمائندہ ہیں ان پر کسی قسم کی حرف زنی کرنا دراصل اللہ تبارک وتعالیٰ پر حرف زنی کرنا ہے اللہ جو صاحب قدرت ہے تمام کائنات کا خالق ومالک ہے ہر ہر چیز پر ہر طرح سے قادر ہے جو لوگ آج اپنی اوقات سے بڑھ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو بھی جیسی بھی ناپاک مذموم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں وہ اپنی آخرت تو خراب کر رہے ہیں اپنی دنیا بھی خراب کر رہے ہیں ایسے تمام لوگ جو کسی بھی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا ہجو کے مرتکب ہوئے ہیں ایسے لوگوں کے لئے اللہ کے یہاں کوئی رحم نہیں، کوئی معافی نہیں، ان کا جرم ناقابل معافی ہے، ان کا مقدر عبرت ناک موت ہے صرف موت۔ کسی بھی طرح کسی کو بھی یہ اختیار نہیں کہ وہ ایسے خبیث مجرموں کی سزا معاف کرے یا ان میں تخفیف کر سکے ملکی آئین میں بھی 2 جون 1992ء کو آئین پاکستان میں ایک متفقہ قرارداد شامل کی تھی جس میں ناموس رسالت پر حملہ کرنے والوں کے لئے سزائے موت تجویز کی گئی ہے توہین رسالت کے مجرموں کے لئے قرآن وسنت اور ملکی قانون کے مطابق سزائے موت ہے ناموس رسالت خالص مذہبی دینی معاملہ ہے اس کے لئے بحیثیت مسلمان بحیثیت پاکستانی ہر مسلمان پاکستانی کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہے کہ ناموس رسالت پر حملہ کرنے والوں کو ملکی قانون کے مطابق جلد از جلد قانونی سزا دلا دی جائے یہ ہر مسلمان پاکستانی کا فرض بنتا ہے سوشل میڈیا کو دراصل ایسے ہی نابنجار لوگوں نے اپنی عیاشی کا اڈہ بنا لیا ہے جس کا جو جی چاہتا ہے جس طرح چاہتا ہے بلاتکلف اپنے سفلی خیالات وافکار کا اظہار کرنے لگتا ہے ناموس رسالت کی حفاظت ہر پاکستانی مسلمان کا فرض اولین ہے ایسے تمام بلاگرز اور کلیسا کے جوتے چاٹنے والے کتوں کو کیفر کردار تک پہنچانا اور عبرت ناک سزا قانون کے مطابق دلوانا ضروری ہے تمام بزرگ علما کرام کا متفقہ فیصلہ ہے داعی اسلام پر حملہ آور ہونے والے ان خبیثوں کی پشت پر عالمی کلیسا ہے یہی وجہ ہے جب ان کے لئے خطرات پیدا ہوئے تو انہیں اپنی پناہ گاہ میں بلایا گیا ہے ہمارے حکمران مار پیچھے پکار پر گامزن ہیں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک آیت کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کی سزا صرف موت ہے۔ ناموس رسالت پر حملہ کرنے والوں کو اللہ رسوا کن عذاب سے دوچار کرے گا ان کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کا معاملہ نہیں کیا جا سکتا ہر مومن مسلمان پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام وتعظیم فرض ہے اس کے بغیر اس کا ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جگہ جگہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم واحترام کا حکم دے رہا ہے اس کے حکم کے مطابق بھی اور بطور صاحب ایمان مسلمان ہونے کے ہمارا فرض ہے کہ ہم خود ہر طرح سے احترام رسالت کریں اور دوسروں کو ترغیب دیں اور توہین کے مرتکبین کی سرکوبی کریں اللہ تعالیٰ ہماری، ہمارے رسول مکرم کی ہمارے وطن عزیز کی ہر طرح حفاظت فرمائے۔ آمین۔☆

بقیہ......ختم نبوت کانفرنس، لکی مروت

کہ علاقہ کے مسلمانوں کے مطالبات کو فوری طور پر پورا کیا جائے شہید کے بارے میں ایف۔ آئی۔ آر (F.I.R) درج کی جائے، بے گناہ مسلمانوں کو رہا کیا جائے اور مسلمانوں کے خلاف جانبدارانہ رویہ اختیار کرنے والے حکام کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ہم ملک عزیز پاکستان میں ابھرنے والی دہشت گردی کی تازہ لہر پر تشویش ظاہر کرتے ہیں اور انکے پیچھے موجود عناصر کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۱۲) ہم اس اجتماع کی وساطت سے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ چارسدہ ختم نبوت جماعت کے رہنما مولانا کلیم اللہ کے بہیمانہ قتل کے مرتکبین کو فی الفور گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ کسی کو ایسی گھناؤنی حرکت کی جرأت ہو۔

۱۳) ہم حکومت اور مجاز اداروں سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ سرائے نورنگ میں کچھ عرصہ سے فحاشی وعریانی میں اضافہ ہوا ہے لہٰذا اس پر فوری طور پر قابو پانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ تاکہ علاقے کے غیور عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔

۱۴) ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ قوم کی بیٹی عافیہ صدیقی کی باعزت رہائی کے لئے اقدامات کرے۔ ☆☆

مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۳۰)

حافظ عبید اللہ

احادیث صحیحہ جمع ہے یعنی بہت سی صحیح حدیثوں میں یہ بات بیان ہوئی ہے (مرزا کے دعوے کے مطابق)، مرزا کو آنجہانی ہوئے سو سال سے زیادہ ہوچکے، آج تک مرزائی جماعت صرف ایک صحیح حدیث بھی ایسی پیش نہیں کرسکی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے چودھویں صدی میں آنے یا چودھویں صدی کا مجدد ہونے کا ذکر فرمایا ہو۔

احادیث پر جھوٹ نمبر 2

"مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔" (ریویو آف ریلیجز، جلد 6 نمبر 9، ماہ ستمبر 1907، صفحہ 365)

کیا مرزا قادیانی کا کوئی مرید حدیث کی وہ کتاب ڈھونڈنے میں ہماری مدد کرسکتا ہے جس کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے؟

احادیث پر جھوٹ نمبر 3

"اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی، رخ 22 صفحہ 209)

مرزا قادیانی نے یہ جھوٹ بھی بولا تھا کہ قرآن سے ثابت ہے کہ ابتداء سے لے کر انتہاء تک اس دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے، اور اس کا دعویٰ تھا کہ جب وہ پیدا ہوا تو اس وقت چھٹا ہزار سال چل رہا تھا، تو اس نے یہ حدیث گھڑی کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا، کیا مرزا کا کوئی ماننے والا "احادیث صحیحہ" نہیں بلکہ صرف ایک صحیح حدیث پیش کرسکتا ہے جس میں یہ بات بیان ہوئی ہے کہ جن مسیح علیہ السلام کے نزول کا ذکر احادیث میں وارد ہے انہوں نے ابھی پیدا ہونا تھا اور چھٹے ہزار میں ہونا تھا؟

احادیث پر جھوٹ نمبر 4

اسی طرح مرزا نے ایک جگہ لکھا:

"ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں، اور فرمایا کہ کان فی الھند نبیاً أسود اللون اسمہ کاھناً یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان پارسی میں بھی خدا نے کبھی کلام کیا ہے تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے۔"

(چشمہ معرفت، رخ جلد 23 صفحہ 382)

ہم پہلے بیان کرآئے ہیں کہ "کان فی الھند نبیاً" میں کان کا اسم "نبیا" غلط ہے بلکہ "نبی" ہونا چاہیے تھا، لیکن اس جگہ مرزا قادیانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو جھوٹ بولے ہیں، ایک یہ کہ آپؐ نے فرمایا کہ "ہند یعنی ہندوستان میں ایک کالے رنگ کا نبی ہوا ہے جس کا نام کنھیا تھا" اور دوسرا یہ کہ "آپؐ نے فرمایا کہ آپ پر فارسی میں بھی وحی اتری ہے"، مرزا قادیانی تو اس حدیث کا حوالہ پیش نہ کرسکا، کیا اس کا کوئی امتی حدیث کی وہ کتاب دکھا سکتا ہے جس میں یہ دونوں باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہوں اور مستند طریقے سے ثابت ہوں؟

مرزائی پاکٹ بک کا شوشہ: مرزائی پاکٹ بک (جسے دھوکوں اور لطیفوں کا مجموعہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا) کے مصنف نے اس کے جواب میں صرف چند الفاظ لکھے ہیں: "یہ حدیث تاریخ ہمدان دیلمی باب الکاف میں ہے۔" (مرزائی پاکٹ بک، صفحہ 533) اور فارسی والی وحی کے بارے میں لکھا ہے "یہ حدیث کتاب کوثر النبی باب الفاء میں ہے جو قادیان کے کتب خانے میں موجود ہے۔" (صفحہ مذکورہ)، ہم نے بار بار مرزائی مربیوں سے سوال کیا ہے کہ تاریخ ہمدان کے اس صفحے کا دیدار ہی کروادو جس پر کنھیا نامی کالے ہندوستانی نبی والی حدیث رسول ہے یا کتاب کوثر النبی کی زیارت ہی کروادو جس میں فارسی زبان کی وحی والی حدیث ہے لیکن لگتا ہے قادیان کے کتب خانے سے یہ کتاب مرزا کے ساتھ ہی دفن کردی گئی ہے۔

احادیث پر جھوٹ نمبر 5

"اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا

کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہوجائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا۔" (ضرورۃ الامام ر خ 13 صفحہ 475)

ہم احادیث نبویہ کا مطالبہ نہیں کرتے، صرف ایک حدیث نبوی پیش کردی جائے جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مسیح موعود کے وقت میں یہ باتیں ہوں گی۔

احادیث پر جھوٹ نمبر6

"اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ر خ 21 صفحہ 118)

کیا مرزا قادیانی کا کوئی امتی ان بعض احادیث میں سے صرف ایک صحیح حدیث پیش کرسکتا ہے جس میں آنے والے مسیح کو ذوالقرنین کہا گیا ہے؟

احادیث پر جھوٹ نمبر7

"اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔"

(تذکرۃ الشہادتین ر خ 20 صفحہ 40)

مرزا قادیانی کا کوئی پیروکار یہ حدیث پیش کرکے مرزا کو جہنمی ہونے سے بچاسکتا ہے تو سامنے آئے۔

احادیث پر جھوٹ نمبر8

"حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی دنیا میں ظاہر ہوں گے اور حضرت مسیح بھی مگر دونوں بروزی طور پر آئیں گے نہ حقیقی طور پر۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح کے مقابل پر یہودی بھی جوش وخروش کریں گے مگر وہ یہودی بھی بروزی ہیں نہ حقیقی۔" (نزول المسیح ر خ 18 صفحہ 384)

مرزا قادیانی نے ظلی بروزی کا جو افسانہ اپنے شاطر دماغ سے ترتیب دیا تھا اسے تحفظ فراہم کرنے کے لئے اس نے یہ صریح جھوٹ بولا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپؐ دوبارہ بروزی رنگ میں (یعنی کسی اور کی صورت میں) دنیا میں تشریف لائیں گے، اور حضرت مسیح بن مریم علیہما السلام کے بارے میں تو اللہ کی قسم کے ساتھ نام لے کر فرمایا گیا کہ وہی نازل ہوں گے، کسی حدیث میں بروزی مسیح یا مثیل مسیح کا کوئی اشارہ تک نہیں، اور نہ کسی حدیث میں یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابلے پر بروزی یہودی جوش وخروش کریں گے بلکہ صاف طور پر احادیث میں یہ ذکر ہے کہ دجال یہودی قوم سے ہوگا اور اس کے ساتھ یہودی ہوں گے۔ (جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
فیصل
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اجزا کا نسخہ مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لئے مفید ہے
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل FOODS شاہ پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

لا نبی بعدی

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

36 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء ومناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
انشاءاللہ

بتاریخ

29 اپریل 2017 تا 20 مئی 2017

مطابق

3 شعبان ۱۴۳۸ تا 24 شعبان ۱۴۳۸

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین
حضرت مولانا ڈاکٹر
عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

نوٹ: کورس میں شرکت کرنے والے ہر طالب علم کو مجلس کی طرف سے 5 ہزار روپے کی کتب فری دی جائیں گی

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ
شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670